إِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِى الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَىْءٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حوزہ ٹائمز

بزرگ عالم الدین حجت الاسلام والمسلمین

# قاضی سید نیاز حسین نقوی کی رحلت پر خصوصی اشاعت

## رہبر معظم نے فرمایا کہ آقائے نیاز نقوی "افتخار ما است"

- آیت اللہ العظمی جعفر سبحانی: عالم ربانی حجت الاسلام والمسلمین آقائے سید نیاز حسین نقوی طاب ثراہ کی وفات کی خبر سن کر بہت ہی افسوس اور دکھ ہوا۔
- آیت اللہ العظمی گلپایگانی: عالم جلیل القدر حجت الاسلام آقائے حاج سید نیاز حسین نقوی کی وفات کی خبر سن کر بہت ہی افسوس اور دکھ ہوا۔
- آیت اللہ العظمی نوری ہمدانی: اس خدمتگار عالم دین نے اہل بیت (ع) کی ثقافت کو فروغ دینے میں اپنی بابرکت زندگی کو صرف کردیا۔
- آیت اللہ فقیہی: علامہ قاضی نیاز نقوی اخلاص، عاجزی، زہد و تقویٰ اور اخلاق اس عظیم عالم دین کی نمایاں خصوصیات میں سے تھے۔
- ایرانی چیف جسٹس: علامہ قاضی نیاز نے اسلامی مذاہب کو متحد کرنے کی کوشش کے علاوہ انقلابی ادارے میں بہترین خدمات انجام دیے۔
- علامہ شیخ محسن علی نجفی: قاضی صاحب کی وفات سے قوم وملت اور علمی حلقوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے، وہ ناقابل جبران ہے۔
- قاید ملت جعفریہ پاکستان: علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کے دینی اور سیاسی خدمات کو فراموش نہیں کیا جائے گا۔
- سربراہ ایم ڈبلیو ایم پاکستان: علامہ نیاز نقوی نے حساس دور میں انقلاب اسلامی کی خدمت کی اور معتدل شخصیت کے حامل تھے۔
- سربراہ ملی یکجہتی کونسل پاکستان: علامہ قاضی نیاز نقوی ہر سازش کو ناکام بنانے میں کردار ادا کیا۔
- وفاقی وزیر مذہبی امور: علامہ قاضی نیاز نقوی کی رحلت سے ایک بڑا خلاء پیدا ہوا ہے۔

علامہ سید نیاز حسین نقوی کی وفات کی خبر سن کر بہت ہی افسوس اور دکھ ہوا۔ اس عظیم مصیبت کے موقع پر لواحقین اور پاکستانی برادران وخواہران ایمانی کی خدمت میں تعزیت عرض کرتے ہیں۔

مرحوم حجۃ الاسلام علامہ قاضی نیاز حسین نقوی اپنے حقیقی اور بزرگوار بھائی جناب آیت اللہ السید حافظ ریاض حسین نجفی کی سرپرستی میں دین مبین اسلام کی خدمت میں مشغول رہے

علامہ سید نیاز حسین نقوي کی رحلت عظیم سانحہ ہے۔ اس عظیم مصیبت کے موقع پر جناب عالی اور تمام مؤمنین پاکستان کی خدمت میں تعزیت عرض کرتے ہیں

علامہ قاضی نیاز نقوی نے پاکستان میں معارفِ اھلبیت علیہ السّلام کی ترویج کے سلسلے میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔

حوزہ ہائے علمیہ پاکستان کے مابین نمایاں کارکردگی اور خدمات سمیت دیگر مذہبی، سیاسی اور سماجی اداروں میں ان کی قابل قدر علمی شخصیت قابل ذکر ہے۔

## آیت اللہ العظمی سید علی حسینی سیستانی کا علامہ قاضی نیاز نقوی کی وفات پر تعزیتی

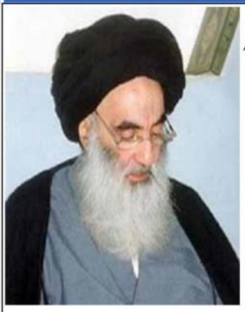

مرجع تقلید شیعیان جہان تشیع حضرت آیت اللہ العظمی سید علی سیستانی نے وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نائب صدر، حجت الاسلام والمسلمین قاضی سید نیاز نقوی کی وفات پر تعزیتی پیغام ارسال کیا ہے۔

پیغام کا مکمل متن حسب ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا للہ و انا الیہ راجعون

جناب مستطاب ملا ذالانام حجت الاسلام آقائے سید حافظ ریاض حسین نجفی دامت برکاتہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ .آپ کے برادر گرامی جناب حجت الاسلام آقائے سید نیاز حسین نقوی طاب ثراہ کی وفات کی خبر سن کر بہت ہی افسوس اور دکھ ہوا۔ میں اس عظیم مصیبت کے موقع پر جناب عالی اور لواحقین سمیت پاکستانی برادران و خواہران ایمانی کی خدمت میں تعزیت و تسلیت عرض کرتے ہوئے خداوند متعال سے مرحوم و مغفور کی بلندی درجات اور لواحقین کیلئے صبر جمیل اور اجر جزیل کی دعا کرتا ہوں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سید علی سیستانی

## علامہ سید قاضی نیاز نقوی کی وفات پر آیت اللہ العظمی جعفر سبحانی کا تعزیتی

مرجع تقلید شیعیان جہان تشیع حضرت آیت اللہ العظمی جعفر سبحانی نے وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نائب صدر، حجت الاسلام والمسلمین قاضی سید نیاز نقوی کی وفات پر تعزیتی پیغام ارسال کیا ہے۔

پیغام کا مکمل متن حسب ذیل ہے:

إنا للہ و انا إلیہ راجعون۔ عالم ربانی حجت الاسلام والمسلمین آقائے سید نیاز حسین نقوی طاب ثراہ کی وفات کی خبر سن کر بہت ہی افسوس اور دکھ ہوا ۔میں اس عظیم مصیبت کے موقع پر مرحوم کے لواحقین خصوصا انکے برادر بزرگوار آیت اللہ حاج سید ریاض نقوی سمیت پاکستانی برادران و خواہران ایمانی کی خدمت میں تعزیت و تسلیت عرض کرتے ہوئے خداوند متعال سے مرحوم و مغفور کی بلندی درجات اور لواحقین کیلئے صبر جمیل اور اجر

## آیت اللہ العظمی سید حکیم کا علامہ سید نیاز حسین نقوی کی رحلت پر اظہار

مرجع جہان تشیع حضرت آیت اللہ العظمی سید محمد سعید حکیم طباطبائی نے ایک پیغام کے ذریعے ممتاز عالم دین حجت الاسلام سید قاضی نیاز کی وفات پر ان کے بڑے بھائی حجت الاسلام والمسلمین الحاج حافظ ریاض نجفی سے تعزیت کی ہے۔

تعزیت نامے کا متن حسب ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب حجۃ الاسلام السید حافظ ریاض حسین النجفی

ہمیں انتہائی افسوس کے ساتھ آپ کے برادر جناب حجۃ الاسلام سید نیاز حسین نقوی کی رحلت کی خبر موصول ہوئی۔ اس عظیم مصیبت کے موقع پر جناب عالی اور تمام مؤمنین پاکستان کی خدمت میں تعزیت عرض کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور جناب عالی سمیت لواحقین کو صبر اور اجر عطا فرمائے اور آپ اور مؤمنین کو ان کا بہترین جانشین عطا فرمائے۔آمین (محمد سعید حکیم طباطبائی)

## آیت اللہ العظمی نوری ہمدانی کا علامہ قاضی نیاز کی وفات پر اظہار

مرجع جہان تشیع حضرت آیت اللہ العظمی نوری ہمدانی نے ایک پیغام میں وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نائب صدر حجت الاسلام سید نیاز حسین نقوی کی المناک رحلت پر لواحقین سے تعزیت و ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ پیغام کی تفصیل کچھ یوں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب آیت اللہ آقائے الحاج سید ریاض نقوی دامت افاضاتہ. ممتاز عالم دین حجت الاسلام والمسلمین الحاج سید قاضی نیاز حسین نقوی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کی خبر سن کر گہرے دکھ اور افسوس ہوا۔اس خدمتگار عالم دین نے اہل بیت (ع) کی ثقافت کو فروغ دینے میں اپنی بابرکت زندگی کو صرف کردیا اور اس راہ میں عظیم کارنامے آثار کے طور پر چھوڑ گئے۔ میں مرحوم کی وفات کی مناسبت سے جناب عالی ،چاہنے والوں اور پسماندگان خاص طور پر پاکستانی عوام سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے اللہ رب العزت سے دعا کرتا ہوں کہ مرحوم و مغفور پر اپنی رحمت ، مغفرت اور اولیاء کرام کے ساتھ محشور فرمائے۔ حسین نوری ہمدانی

## دفتر آیت اللہ العظمی گلپایگانی کی جانب سے علامہ قاضی نیاز نقوی کی وفات پر

دفتر مرجع تقلید شیعیان جہان تشیع حضرت آیت اللہ العظمی گلپایگانی کی جانب سے وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نائب صدر، حجت الاسلام والمسلمین قاضی سید نیاز نقوی کی وفات پر تعزیتی پیغام ارسال کیا ہے۔ پیغام کا مکمل متن حسب ذیل ہے:

عالم جلیل القدر حجت الاسلام آقائے حاج سید نیاز حسین نقوی رحمہ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سن کر بہت ہی افسوس اور دکھ ہوا۔ میں اس عظیم مصیبت کے موقع پر آپکی خدمت میں اور مرحوم کے لواحقین، پاکستانی برادران و خواہران ایمانی کی خدمت میں تعزیت و تسلیت عرض کرتے ہوئے خداوند متعال سے مرحوم و مغفور کی بلندی درجات اور لواحقین کیلئے صبر جمیل اور اجر جزیل کی دعا کرتا ہوں۔

## علامہ قاضی نیاز نقوی پاکستان میں معارفِ اہلبیت علیہ السّلام کی ترویج کے سلسلے میں گراں قدر خدمات

مرجع تقلید شیعیان آیت اللہ العظمی مکارم شیرازی نے پاکستان کے شیعہ وفاق المدارس کے نائب سربراہ حجت الاسلام قاضی نیاز حسین نقوی کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی پیغام جاری کیا ہے. آیت اللہ العظمی مکارم شیرازی کے تعزیتی پیغام کا متن کچھ اسطرح ہے:

بزرگ عالم دین حجت الاسلام والمسلمین قاضی سید نیاز حسین نقوی کی رحلت کی خبر سن کر بیحد افسوس ہوا۔ انہوں نے پاکستان میں معارفِ اہلبیت علیہ السّلام کی ترویج کے سلسلے میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔اس عالِم کی رحلت سے واقع ہونے والے نقصان پر میں پاکستان کہ حوزات علمیہ ، انکے محترم خانوادہ اور بالخصوص حجۃ الاسلام والمسلمین حافظ سید ریاض حسین نجفی کی خدمت میں تعزیت و تسلیت پیش کرتا ہوں۔

خداوند متعال انکی روح کو غریق رحمت اور انکے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(ناصر مکارم

.

## علامہ قاضی نیاز نقوی کی رحلت سے دین میں عمیق اور وسیع فراق پیدا ہوا، آیت اللہ العظمی حافظ بشیر نجفی

مرجع تقلید شیعیان آیت اللہ العظمی حافظ بشیر نجفی نے پاکستان کے شیعہ وفاق المدارس کے نائب سربراہ حجت الاسلام قاضی نیاز حسین نقوی کے انتقال پر جو قم میں مقیم تھے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی پیغام جاری کیا ہے. آیت اللہ العظمی حافظ بشیر نجفی کے تعزیتی پیغام کا متن کچھ اسطرح ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال سبحانہ: (الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) صدق اللہ العلی العظیم نہایت حزن و غم شدید سے ہمیں جناب حجۃ الاسلام علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی وفات حسرت آیات کی خبر ملی. مرحوم جناب سید پاکدامن ہونے کے ساتھ ساتھ دین کی خدمت اور حوزہ علمیہ نجف اشرف میں مدرسہ کے طلباء کی مسکن کے قیام اور پاکستانی کے مختلف مقامات پر مدارس دینیہ کی خدمت کا تاج مبارک اپنی پیشانی پر لیے راہ جنت ہوئے. مرحوم حجۃ الاسلام علامہ قاضی نیاز حسین نقوی اپنے حقیقی اور بزرگوار بھائی جناب آیت اللہ السید حافظ ریاض حسین نجفی النقوی النجفی دام عزہ کی سرپرستی میں دین مبین اسلام کی خدمت میں مشغول رہے. مرحوم کی دنیا سے رحلت ہوجانے سے میدان خدمت دین میں ایک عمیق اور وسیع فراق پیدا ہوا ہے. ہماری دعا ہے کہ خداوند عالم ان کو درجات عالیہ سے نوازے اور انکی خدمات کو باقی رکھے جن سے سرفراز ہوکر اپنے امجد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا باقی معصومین علیہم السلام جو شہید ہوچکے ہے ان کی آغوش اور دست شفقت سے سرفراز ہوں. مرحوم کی وفات پر امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف اور مرحوم کے عظیم اور پارک خاندان کے افراد کو خصوصاً آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی کو تعزیت پیش کرتے ہیں. خدا ان سب کو اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق سے نوازے. (حافظ بشیر نجفی)

## بزرگ عالم دین علامہ سید قاضی نیاز نقوی کی وفات پر آیت اللہ محسن فقیہی کا

آیت اللہ محسن فقیہی نے اپنے ایک بیان میں ، ممتاز عالم دین حجت الاسلام والمسلمین الحاج سید قاضی نیاز حسین نقوی کی المناک رحلت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی پیغام ارسال کیا ہے۔

اس پیغام کا مکمل متن حسب ذیل ہے:

ممتاز اور انقلابی عالم دین ، حضرت حجت الاسلام والمسلمین الحاج سید قاضی کی اچانک وفات کی خبر سن کر گہرے دکھ اور افسوس ہوا۔ اس متقی اور پرہیزگار عالم دین نے اپنی بابرکت زندگی اہل بیت (ع) کی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور سیاسی جدوجہد میں بسر کی۔آپ اسلامی مذاہب کے مابین وحدت و اتحاد کو مضبوط کرنے کے علمبرداروں اور پاکستان کے شیعہ اور سنی علمائے کرام کی باثر اور قابل قبول شخصیات میں سے تھے۔ اس مخلص عالم دین نے پاکستان کے مسلمانوں خصوصاً اس ملک کے شیعوں کے لئے مختلف شعبوں میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ وفاق المدارس الشیعہ پاکستان سمیت مختلف علاقوں میں حوزہ ہائے علمیہ کا قیام اور انتہا پسند گروپوں سے برسرپیکار رہنا اس عظیم شخصیت کی قابل قدر خدمات میں شامل ہیں۔ اس جلیل القدر عالم دین نے انقلاب اسلامی کے ابتدائی دنوں میں اسلامی جمہوریہ ایران کی عدلیہ کے ساتھ گراں قدر تعاون کیا اور اس سلسلے میں آپ کی کاوشیں قابل تحسین رہی ہیں۔اخلاص ،اعاجزی ، زہد و تقویٰ اور اخلاق اس عظیم عالم دین کی نمایاں خصوصیات میں سے تھے۔میں اس عظیم مصیبت کے موقع پر ، آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی ،حجت الاسلام سید مرید حسین نقوی سمیت حوزہ ہائے علمیہ ،علماء و طلاب ،پاکستانی غیور عوام ، ان کے چاہنے والے اور مرحوم کے خانوادہ محترم کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہوں۔ان شاء اللہ! اس خدمتگار عالم دین کی روح پر خدا کی رحمت نازل ہو اور اولیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ محشور ہو ۔

## آیت اللہ اعرافی کا علامہ قاضی نیاز نقوی کی المناک رحلت پر گہرے دکھ اور افسوس

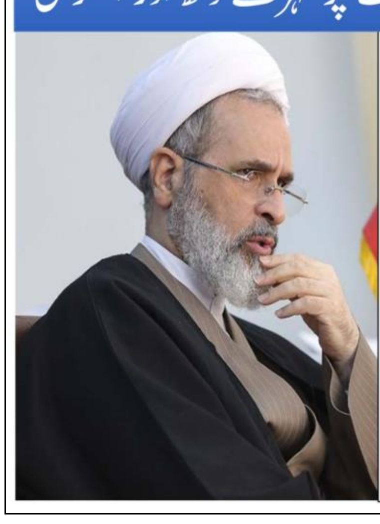

ممتاز عالم دین حضرت حجت الاسلام والمسلمین الحاج سید قاضی نیاز نقوی قدس سرہ الشریف کی المناک وفات پر جناب عالی سمیت علمائے کرام، پاکستانی حوزہ ہائے علمیہ، بالخصوص شیعہ اور سنی علماء ، پاکستان کے غیور عوام ، مرحوم کی اہلیہ اور فرزندوں کی خدمت میں تعزیت و تسلیت پیش کرتا ہوں۔مرحوم و مغفور کی مغفرت اور بلندی درجات اور لواحقین کیلئے صبر جمیل اور اجر عظیم کی بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہوں۔ مرحوم ممتاز عالم دین ،پاکستان اور برصغیر کے حساس حالات میں ، اسلامی اور پیغمبر اکرم و اہل بیت علیہم السلام کے تعلیمات کو پھیلانے میں مصروف عمل تھے اور مذاہب کے مابین وحدت و اتحادکے علمبرداروں میں سے ایک تھے،مرحوم کو پاکستانی سنی اور شیعہ علماء کرام کے مابین ایک عظیم مقام حاصل تھا اور اسلامی انقلاب کے آغاز میں اور پاکستانی مذہبی، ثقافتی معاشرے میں ، خاص طور پر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کی کونسل اور حوزہ ہائے علمیہ پاکستان کے مابین نمایاں کارکردگی اور خدمات سمیت دیگر مذہبی،سیاسی اور سماجی اداروں میں ان کی قابل قدر علمی شخصیت قابل ذکر ہے۔ خداوند کریم!

## متولی حرم حضرت معصومہ قم(س) کی جانب سے علامہ نیاز نقوی کی رحلت

حرم حضرت فاطمہ معصومہ قم (س) متولی آیت اللہ سعیدی نے وفاق المدارس شیعہ پاکستان کے نائب سربراہ حجت الاسلام قاضی نیاز حسین نقوی کے انتقال پر جو قم میں مقیم تھے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی پیغام جاری کیا ہے. آیت اللہ سعیدی کے تعزیتی پیغام کا متن کچھ اسطرح ہے:

حجت الاسلام و المسلمین آقا قاضی نیاز حسین نقوی نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کی رحلت کا المناک سانحہ سب کے لیے افسوس کا موجب ہے۔ علامہ قاضی نیاز نقوی نے اپنی بابرکت زندگی کا طویل عرصہ وفاق المدارس الشیعہ پاکستان اور حوزات علمیہ کی خدمت میں گزارا۔ مخصوصاً حوزات علمیہ اور طلابِ پاکستان کہ درمیان خاص مقام رکھتے تھے۔انہوں نے اہل سنت اور شیعوں کہ درمیان وحدت کی فضا قائم کرنے کے لیے بہت سے قابلِ قدر اقدامات کیے۔انہوں نے صوبہ قم اور لرستان میں موجود عدالتوں میں بھی احسن خدمات سرانجام دیں۔ حرم حضرت معصومہ سلام اللہ کی جانب سے میں انکے خانوادے کی خدمت میں بشمول انکے شاگردوں، اور انکے دوست احباب کی خدمت میں تعزیت و تسلیت عرض کرتا ہوں اور ان پر نزول رحمت اور بلندی درجات کے لیے دعا گو ہوں۔

## جماعت اسلامی کے جنرل سیکرٹری لیاقت بلوچ کی جامعۃ المنتظر لاہور میں تعزیت کیلئے آمد

بزرگ عالم دین، نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان علامہ قاضی نیاز حسین نجفی کی رحلت کے موقع پر تعزیت کے لئےجماعت اسلامی کے جنرل سیکرٹری لیاقت بلوچ وفد کے ہمراہ جامعۃ المنتظر میں آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی کی خدمت میں پہنچ گئے۔انہوں نے آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی و حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد افضل حیدری صاحب سے تعزیت و تسلیت عرض کی۔ لیاقت بلوچ نے مرحوم کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لیے مغفرت لواحقین و پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا بھی کی۔

## وفاقی وزیر مذہبی امور کی آیت اللہ حافظ ریاض نجفی سے اظہار تعزیت اور فاتحہ

بزرگ عالم دین، نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان علامہ قاضی نیاز حسین نجفی کی رحلت کے موقع پر وفاقی مذہبی امور پاکستان پیر نور الحق قادری وفد کے ہمراہ جامعۃ المنتظر آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تفصیلات کے مطابق وفاقی وزیر مذہبی امور پیر نور الحق قادری نے آیت اللہ حافظ ریاض حسین نجفی سے ملاقات میں نامور عالم دین ، علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی رح کے لیے فاتحہ خوانی کی اور ملک میں علامہ قاضی نیاز نقوی کی اتحاد امت اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی کوششوں کو سراہا۔ سید نیاز حسین نقوی کی سیاسی،دینی و علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ علامہ قاضی نیاز نقوی کی رحلت سے ایک بڑا خلاء پیدا ہوا ہے۔ وفد میں وفاقی وزیر مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی ، مولانا سید عبدالخبیر آزاد ( خطیب بادشاہی مسجد ) ، ڈاکٹر قبلہ ایاز (سابق چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل ) اور دیگر شریک تھے۔ واضح رہے کہ وفد کی جامعۃ المنتظر آمد پر علامہ افضل حیدری نے وفد کا استقبال کیا۔وفاقی وزیر کے ہمراہ وفد نے علامہ نیاز حسین نقوی کیلئے فاتحہ خوانی کی اور یاداشت کی کتاب میں اپنے تاثرات رقم کیے۔

## جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم کا علامہ نیاز نقوی کی وفات پر تعزیتی پیغام

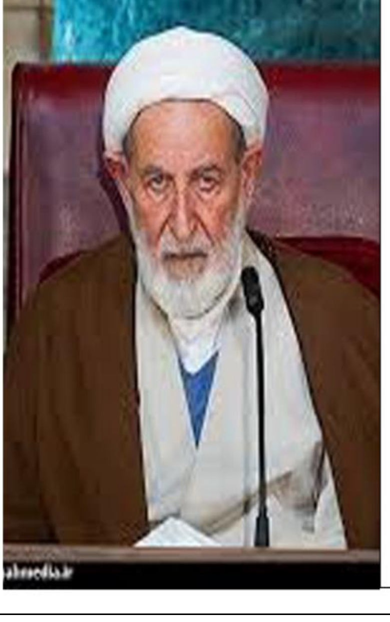

متقی اور مجاہد عالم دین حجت الاسلام والمسلمین سید نیاز نقوی (رہ) کی رحلت کی خبر گہرے دکھ اور افسوس کا باعث بنی۔ آپ اسلامی وحدت واتحاد کے میدان میں متحرک اور بااثر علماء میں سے تھے اور انہوں نے پاکستان میں اسلام اور انقلاب اسلامی کی تعلیمات کو فروغ دینے کے لئے بھرپور کوششیں کیں۔ وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کی کونسل سمیت حوزہ ہائے علمیہ کے قیام اور حاکم شرع کے عنوان سے ایرانی عدلیہ کے ساتھ تعاون کرنا اس فاضل عالم دین کی علمی ، ثقافتی اور انقلابی خدمات کا حصہ رہا ہے۔ حوزہ علمیہ قم کی اساتذہ ایسوسی ایشن اس عالم دین کی وفات پر پاکستانی علماء و طلباء اور مرحوم کے خانوادے خاص طور پر حضرت حجت الاسلام والمسلمین الحاج سید حافظ ریاض نقوی دامت برکاتہ سے تعزیت کرتے ہوئے اور خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ مرحوم و مغفور پر رحمت اور مغفرت نازل فرمائے اور لواحقین کیلئے صبر واجر اور ان کی راہ کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## آیت اللہ اعرافی نے آیت اللہ حافظ ریاض کے نام تعزیتی

پاکستان کے نامور عالم دین حجت الاسلام و المسلمین قاضی نیاز حسین نقویؒ کی رحلت پر سربراہ حوزہ علمیہ قم آیت اللہ اعرافی نے آیت اللہ حافظ ریاض کے نام تعزیتی پیغام ارسال کیا ہے۔

اس تعزیتی پیغام کا متن یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا للہ و انا الیہ راجعون

قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ): إِذَا مَاتَ الْعَالِمُ الْفَقِيهُ ثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ۔

جناب آیت اللہ آقای حاج سید ریاض نقوی دامت افاضاتہ!

سلام علیکم بما صبرتم

دانشور اور نامور عالم دین حجت الاسلام و المسلمین سید قاضی نیاز حسین قدس سرہ الشریف کی رحلت پر جناب عالی، علماء کرام، دینی مدارس اور بالخصوص پاکستان کے شیعہ اور اہل سنت علماء کرام، مرحوم کی زوجہ اور ان کے فرزندان محترم کی خدمت میں تعزیت و تسلیت عرض کرتا ہوں اور مرحوم کی بلندی درجات، جناب عالی اور پسماندگان کے لیے خدا کے حضور صبر و شکیبائی کا طالب ہوں۔اس نامور اور دانشور عالم دین نے پاکستان اور برصغیر کے حساس حالات میں اسلامی معارف او رپیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کی ترویج کی۔ وہ مختلف مذاہب کے درمیان اتحاد و وحدت کے قیام میں پیش پیش تھے اور علماء اہل سنت اور تشیع میں ان کا خاص مقام تھا۔ وہ دانشور اور کمالات و فضائل کے حامل شخص تھے۔

انہوں نے انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے آغاز میں اسلامی جمہوریہ ایران اور پاکستان میں وفاق المدارس الشیعہ اور دیگر دینی محاذوں میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ خداوند عالم مرحوم کو ان کے پاک و پاکیزہ اجداد کے ساتھ محشور فرمائے!

## علامہ سید قاضی نیاز نقوی کے انتقال پر اہل بیت(ع) عالمی اسمبلی کا تعزیتی پیغام

اہل بیت(ع) عالمی اسمبلی کے سیکرٹری جنرل نے ایک پیغام جاری کرکے اہل بیت(ع) اسمبلی پاکستان کے سابق سربراہ حجۃ الاسلام و المسلمین سید قاضی نیاز نقوی کے انتقال پر تعزیت پیش کی ہے۔

آیت اللہ رمضانی کے تعزیتی پیغام کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہل بیت(ع) عالمی اسمبلی کی جنرل کونسل کے رکن، وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نائب صدر، انقلابی اور خدمتگزار عالم دین حجۃ الاسلام و المسلمین "سید قاضی نیاز نقوی" کے نقصان پر بہت دکھ اور افسوس ہوا۔ مرحوم نے اپنی پوری زندگی تعلیمات اہل بیت(ع) کو عام کرنے کی غرض سے پاکستان کے حوزات علمیہ کو بے بہا خدمات پہنچائیں اور اسلامی اتحاد کے استحکام اور ملک میں تکفیری ٹولیوں کے خلاف جد و جہد میں پیش پیش رہے۔ اہل بیت(ع) اسمبلی پاکستان کی سربراہی کے طور پر کئی سال شیعیان پاکستان کے لیے علمی، ثقافتی اور تبلیغی سرگرمیاں انجام دیں۔ ہم اس عظیم المرتبت عالم دین کے انتقال پر علماء، حوزات علمیہ اور پاکستان میں پیروان اہل بیت(ع) خصوصا آیت اللہ علامہ حافظ علی ریاض حسین نقوی اور حجۃ الاسلام ڈاکٹر سید محمد نقوی النجفی نیز مرحوم کے اہل خانہ کی خدمت میں تسلیت پیش کرتے ہوئے بارگاہ رب العزت سے مرحوم کے لیے مغفرت و رضوان الہی اور پسماندگان کے لیے صبر و اجر کی دعا کرتے ہیں۔

رضا رمضانی

سیکرٹری جنرل اہل بیت(ع) عالمی اسمبلی

## علامہ قاضی نیاز نقوی ہر سازش کو ناکام بنانے میں کردار ادا کیا، سربراہ ملی یکجہتی کونسل پاکستان

مولانا ڈاکٹر ابولخیز زبیر نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ان کی کمی شدت سے محسوس کر رہے ہیں، بالخصوص ملی یکجہتی کونسل کے اہم قائدین میں سے تھے، ان کے مشورے اہمیت کے حامل ہوتے تھے، سلجھی ہوئی وقیع گفتگو کرتے تھے۔ایسا کیوں نہ ہو، لمبا عرصہ ایران میں قاضی رہے ہوں اور رہبر اعلیٰ آنے کی اجازت نہ دیتے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ علامہ قاضی نیاز نقوی اہم مسائل میں رائے دیتے اور مسائل کو حل کیا کرتے تھے۔ملی یکجہتی کونسل کا ضابطہ اخلاق ملک کے اندر فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کی جائے، دشمن فرقہ ورایت کی آگ بھڑکانا چاہتے تھے، اس نصب العین کے حصول کے لیے مشکلات کا سامنا ہے۔دشمن پیسہ لگا رہا ہے، وسائل لگا رہا ہے، علامہ قاضی صاحب کا کردار سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔ہر سازش کو ناکام بنانے میں کردار ادا کیا۔ ہم آہنگی کے لیے جدوجہد کرتے تھے۔

### جامعہ الکوثر کی جانب سے علامہ قاضی سید نیاز نقوی کی وفات پر تعزیتی

جامعہ الکوثر اسلام آباد کی جانب سے جاری بیان میں وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نائب صدر اور جامعہ المنتظر لاہور کے مہتمم اعلی علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی رحلت کے موقع پر تمام علمائے کرام کی خدمت میں بالعموم ،حضرت آیت اللہ حافظ ریاض حسین نجفی اور مرحوم کے خانوادہ کی خدمت میں بالخصوص اور امام زمان (عج) کی خدمت میں بالاخص تعزیت پیش کیا ہے۔

## علامہ قاضی نیاز نقوی قومی ملی مسائل میں مکتب کی نمائندگی کرتے تھے، علامہ شیخ محسن نجفی

علامہ قاضی نیاز نقوی قومی ملی مسائل میں مکتب کی نمائندگی کرتے تھے، علامہ شیخ محسن نجفی

سربراہ جامعۃ الکوثر اسلام آباد مفسر قرآن علامہ شیخ محسن علی نجفی نے فرمایا کہ قاضی صاحب کی وفات سے قوم و ملت اور علمی حلقوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے، وہ ناقابل جبران ہے۔ آپ قومی ملی مسائل میں مکتب کی نمائندگی کرتے تھے۔ہمارے مرکزی حوزہ، حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر میں تقدیر ساز کردار ادار کرتے تھے۔قومی مسائل میں اہم کردار ادا کرتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں جامعۃ المنتظر پر فخر ہے۔ہمارا تشخص اس مرکز سے ہے، یہ مرکز پاکستانی معاشرے میں جانا جاتا ہے۔مسائل میں آپ کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔وہ ہماری نمائندگی کرتے تھے، مطالبات پیش کرنے میں بھی آپ آگے ہوتے تھے۔انتظامیہ کے سامنے اور بین المسالک علمی فضا میں آپ کا ایک مقام تھا۔ہم حضرت آیت اللہ سید ریاض حسین نجفی کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں۔پوری قوم متاثر ہوئی ہے، کیونکہ جامعہ قوم کا مرکز ہے، مرکز کے متاثر ہونے سے قوم متاثر ہوتی ہے۔

## قائدملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی کاعلامہ سید قاضی نقوی کے انتقال پرملال پر تعزیت

انا اللہ وانا الیہ راجعون

موت العالم موت العالم

معروف فاضل اور دانشور شخصیت، تجربہ کار سابق جج، حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر کے مہتمم اعلیٰ، نائب صدر وفاق المدارس شیعہ پاکستان علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کے انتقال پر ان کے پسماندگان بالخصوص آیت اللہ حافظ ریاض حسین نجفی مدظلہ العالی کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں مرحوم کے پسماندگان اور مرحوم کے علو درجات کی دعا کرتے ہیں۔

## مرحوم قاضی نیاز نقوی طلاب کرام کی تربیت اور رہنمائی میں کوشاں رہتے تھے، نمائندہ ولی فقیہ عراق

محضر مبارک آیت اللہ الحاج سید حافظ ریاض حسین نقوی زید عزہ

سلام علیکم

جناب عالی کی صحت و تندرستی اور مزید توفیقات خیر میں اضافہ کی آرزو کے ساتھ!

حضرت عالی کے برادر محترم حجت الاسلام والمسلمین الحاج آقائے سید قاضی نیاز حسین نقوی کی وفات کی ناگوار خبر موصول ہوئی۔ مرحوم نے اپنی زندگی کو پوری توانائی کے ساتھ ترویج و تبلیغ دین اسلام کے لئے وقف کئے ہوئے تھے، چاہے جمہوریہ اسلامیہ ایران کی مختلف شرعی عدالتیں ہوں چاہے پاکستان میں ہوں طلاب کرام کی تربیت اور رہنمائی میں کوشاں رہتے تھے، دینی درسگاہ اور دیگر عوامی فلاحی اداروں کے قیام کے لئے اور اسی طرح نجف اشرف میں طلباء کی اعلیٰ تعلیم کیلئے روانہ کرنے سمیت بے پناہ قربانیاں مرحوم نے باقیات صالحات کے طور پر پیش کیں ہیں جن کا ثواب اس دنیا میں اس وقت جوار رحمت الٰہی میں مل رہا ہے۔ اس مصیبت کے موقع پر جناب عالی سمیت محروم کے لواحقین کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہوئے خداوند متعال سے دعاگو ہوں کہ وہ مرحوم پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر عظیم عنایت فرمائے۔

## اسلامی جمہوریہ ایران کے پارلیمانی نائب صدر کا پاکستانی عوام سے علامہ قاضی نیاز کی وفات پر اظہار تعزیت

جلیل القدر عالم دین، عدلیہ اور دیگر امور میں مجاہدانہ کردار ادا کرنے والے میرے برادر اور دوست، ملی یکجہتی کونسل آف پاکستان کے نائب صدر حجت الاسلام والمسلمین الحاج سید نیاز حسین نقوی کی وفات نے بہت ہی رنجیدہ کیا۔ ایک عظیم انسان، جنہوں نے اپنی بابرکت زندگی اسلام اور انسانیت کی خدمت میں صرف کی، ان کے نزدیک مسلمانوں کا اتحاد و اخوت ایک اہم اور بنیادی اصول تھا اور اسی وجہ سے، انہیں تقریب مذاہب کے شعبے میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ مرحوم نے، معروف نقوی خاندان خصوصاً اپنے معزز بھائیوں اور مراجع عظام تقلید کی خصوصی عنایت کے ساتھ، جامعہ المنتظر لاہور کی زیر نگرانی میں دنیا بھر میں چار سو سے زیادہ حوزہ ہائے علمیہ کا قیام عمل میں لا کر، دین مبین اسلام کا پرچم بلند کیا۔ حاکم شرع کی حیثیت سے عدلیہ اور ثالثی کے میدان میں مرحوم حجت الاسلام والمسلمین نقوی کی متعدد قابل قدر کوششیں تھیں اور انقلاب اسلامی کی ابتدائی فتح سے لے کر کئی سالوں تک صوبہ قم، لورستان اور خوزستان میں اسلامی جمہوریہ ایران کی عدلیہ میں ان کی گرانقدر خدمات تھیں۔ اچھے اخلاق، عاجزی، اخوت، عدالت میں مدعا اور مؤکلوں کے حقوق کی طرف توجہ، ضرورت مندوں کی مدد اور دیگر خوبیوں کی وجہ سے آپ ایک مقبول شخصیت بن گئے تھے۔ میں اس اندوہناک مصیبت اور نقصان پر رہبر معظم انقلاب، ملت پاکستان کے غیور عوام اور علماء خصوصاً ان کے اہل خانہ اور بچوں بالاخص آیت اللہ الحاج سید حافظ ریاض حسین نقوی سے تعزیت کرتا ہوں۔ بارگاہِ الٰہی میں مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کیلئے صبر جمیل اور اجر عظیم کی دعا کرتا ہوں۔

## امام جمعہ کانبرا کا علامہ قاضی نیاز نقوی کے دلسوز انتقال پر گہرے رنج و غم کا

امام جمعہ کانبرا آسٹریلیا حجت الاسلام علامہ اشفاق وحیدی و شیعہ کمیونٹی آف آسٹریلیا کا علامہ قاضی نیاز نقوی طاب ثراہ کے دلسوز انتقال پر افسوس کا اظہار اور لواحقین کی خدمت میں تسلیت عرض کی۔ علامہ سید قاضی نیاز نقوی صاحب کی دلسوز انتقال کی خبر سن کر بہت دکھ ہوا یقیناً ملت تشیع کے لیے بہت بڑا سانحہ ہے اس دکھی لمحات میں ہم آپ کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ کریم آپ کو اس دکھ کی گھڑی میں صبر استقامت عطا فرمائے اور علامہ سید نیاز نقوی مرحوم کے درجات کو مزید بلند فرمائے۔ ہم مرحوم کے پسماندگان اور آپ کی خدمت میں و حوزہ علمیہ جامعہ منتظر کے مسئول آعلی آیت اللہ سید حافظ ریاض نقوی صاحب و مدرسین حوزہ و طلاب کی خدمت میں تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہیں

## قوم ایک شفیق انسان ایک معتدل اہل علم وحدت امت کے داعی شخصیت سے محروم ہوگئی، علامہ محمد امین شہیدی

سربراہ امت واحدہ پاکستان نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہاکہ قوم ایک شفیق انسان، ایک معتدل اہلِ علم، وحدتِ امت کے داعی، ایک تجربہ کار جج اور خدمت گزار شخصیت سے محروم ہو گئی ہے۔ امتِ واحدہ پاکستان کے سربراہ علامہ محمد امین شہیدی نے مہتمم اعلیٰ حوزہ علمیہ جامعہ المنتظر لاہور و نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان، علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی کے انتقال پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہاکہ قوم ایک شفیق انسان، ایک معتدل اہلِ علم، وحدتِ امت کے داعی، ایک تجربہ کار جج اور خدمت گزار شخصیت سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالی مرحوم کے تمام لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطافرمائے۔

## اس انقلابی عالم دین نے اسلامی مذاہب کو متحد کرنے کی کوشش کی، سید ابراہیم رئیسی

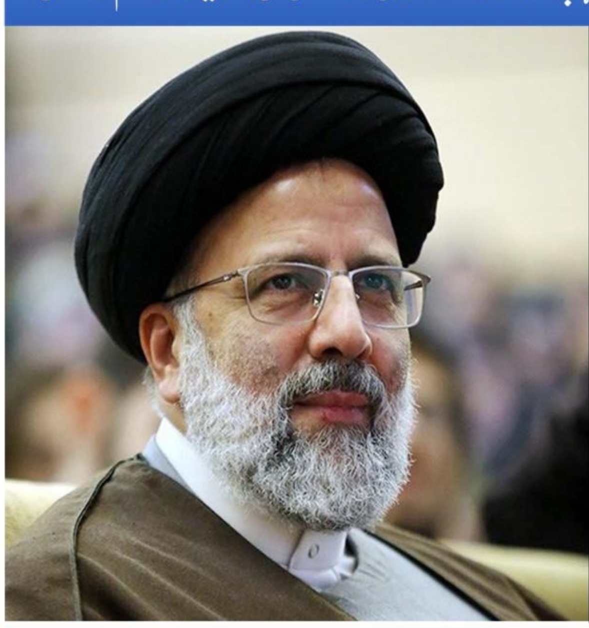

ایرانی چیف جسٹس کا علامہ قاضی نیاز کی وفات پر اظہار تعزیت میں ان کا کہنا تھا مرحوم انقلابی عالم دین نے اسلامی مذاہب کو متحد کرنے کی کوشش کے علاوہ، انقلاب اسلامی کے آغاز میں کچھ ایرانی صوبوں میں عدالتوں کے ساتھ بہترین تعاون کیا تھا اور اس انقلابی ادارے میں ایک بہترین خدمات انجام دیے۔

ایرانی چیف جسٹس آیت اللہ ابراہیم رئیسی نے مہتمم اعلیٰ جامعۃ المنتظر اور سینئر نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید قاضی نیاز حسین نقوی رح کی رحلت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہاکہ اس انقلابی عالم دین نے اسلامی مذاہب کو متحد کرنے کی کوشش کے علاوہ، انقلاب اسلامی کے آغاز میں کچھ ایرانی صوبوں میں عدالتوں کے ساتھ بہترین تعاون کیا تھا اور اس انقلابی ادارے میں ایک بہترین خدمات انجام دیے۔

خداوند کریم! مرحوم و مغفور کو اپنے اجداد ائمہ اطہار علیہم السلام کے ساتھ محشور فرما۔

## علامہ قاضی نیاز نقوی طاب ثراہ کی ترویج مکتب اہل بیت (ع) کیلئے انتھک محنت اور خلوص کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، علامہ انور حسین نجفی

حجت الاسلام انور حسین نجفی مدیر جامعہ الکوثر اسلام آباد نے اپنے ایک بیان کے ذریعے، علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی پیغام ارسال کیا ہے

انا للہ وانا الیہ راجعون

عالم جلیل القدر سلالۃ السادات حجت الاسلام والمسلمین مولانا سید قاضی نیاز مرحوم کے انتقال پرملال سے دل بہت رنجیدہ ہے۔ ان کی علمی بصیرت، اولوالعزم جد و جہد، ترویج مکتب اہل بیت علیہم السلام کیلئے انتھک محنت اور خلوص کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مولانا کا انتقال ایک قومی نقصان ہے لہٰذا میں مرحوم و مغفور کے فرزندوں اور دیگر غمزدہ اعزاء و اقارب بالاخص حضرت آیت اللہ سید حافظ ریاض نقوی حفظہ اللہ کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہوئے خداوند متعال سے دعاگو ہوں کہ انہیں جنت الفردوس میں جوار اہل بیت علیہم السلام میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین بحق محمد والہ الطاهرین!

## علامہ حسن ظفر نقوی کا علامہ قاضی نیاز نقوی کے اچانک ارتحال پر اظہار تعزیت

انتہائی رنج و غم کے ساتھ یہ خبر سننے کو ملی کہ حجت الاسلام والمسلمین الحاج قاضی نیاز حسین نقوی صاحب اب اس دنیا میں نہیں رہے اور دار بقا کی طرف کوچ کر چکے ہیں۔ یقیناً صرف الفاظ اس غم اور دکھ کا مداوا نہیں ہو سکتے جو قاضی نیاز حسین صاحب کے انتقال پُرملال پر ان کے لواحقین اور چاہنے والوں کو پہنچا ہے، مگر اس کے سوا ہمارے پاس اور کچھ بھی نہیں جو ان کے پسماندگان اور وابستگان کی خدمت میں تعزیت کے طور پر پیش کریں۔ خاص طور پر اس غم کے موقع پر حجت الاسلام والمسلمین الحاج حافظ سید ریاض حسین نقوی صاحب اور ان کے خاندان کے تمام افراد کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا ہے کہ اللہ بحق چہاردہ معصومین علیہم السلام مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطافرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطافرمائے آمین۔

## علامہ قاضی نیاز نقوی کی ملت تشیع کے لیے خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، آئی ایس او پاکستان

آئی ایس او پاکستان کے مرکزی صدر عارف الجانی نے ملت جعفریہ کے بزرگ عالم دین، مہتمم جامعتہ المنتظر لاہور اور نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان علامہ سید قاضی نیاز حسین نقوی کی وفات پر گہرے دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ علامہ سید قاضی نیاز حسین نقوی کی ملت تشیع کے لیے خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

علامہ سید قاضی نیاز حسین نقوی کے انتقال پر ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ علامہ سید نیاز حسین نقوی کی ملت تشیع کے لیے خدمات ناقابل فراموش ہے۔ خدا سے دعاگو ہے کہ مرحوم کو جوار آئمہ اطہار میں جگہ عنایت فرمائے۔

## علامہ قاضی نیاز نقوی کی رحلت ملت جعفریہ پاکستان کا ناقابل تلافی نقصان، ڈاکٹر محمد حسین

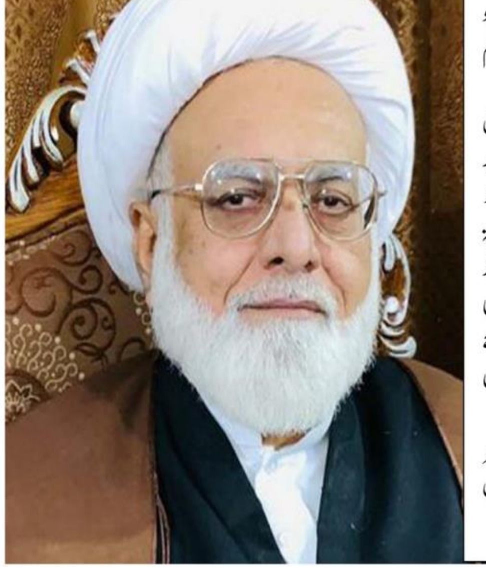

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر و اراکین و مدرسین و طلاب ادارہ منہاج الحسین لاہور نے مہتمم اعلیٰ جامعۃ المنتظر اور سینئر نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید قاضی نیاز حسین نقوی رح کی رحلت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہاکہ عالم اسلام ایک عظیم عالم فاضل اور مفکر و خدمت گزار سے محروم ہو گیا ہے۔

تعزیتی پیغام کا مکمل متن اس طرح ہے: مہتمم اعلیٰ جامعۃ المنتظر اور سینئر نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید قاضی نیاز حسین نقوی رح کی رحلت پر ہم امام زمان عج، رہبر معظم حضرت آیت اللہ السید علی خامنہ ای حفظ اللہ، حضرت آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نقوی اور نقوی خاندان کے تمام علماء اور مرحوم کے فرزند ارجمند جناب حجۃ الاسلام سید محمد حسن نقوی کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علامہ سید قاضی نیاز حسین رحمۃ اللہ علیہ کو محمد وآل محمدؐ کے جوار مقدس میں اعلیٰ ترین مقام عطافرمائے۔ ان کا خلا کبھی بھی پر نہیں ہو گا ان کی کمی ہمیشہ محسوس کی جائے گی ان کی رحلت ملت جعفریہ پاکستان کیلئے بالخصوص اور مسلمانان پاکستان کیلئے بالعموم انتہائی باعث تکلیف صدمہ اور ناقبل تلافی نقصان ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے خاندان کے پسماندگان کے تمام افراد کو صبر جمیل اور اس غم و دکھ کو برداشت کرنے کی ہمت و طاقت عطافرمائے۔ ہم نقوی خاندان کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔

# خصوصی اشاعت ، بیاد حجت الاسلام والمسلمین علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی

## سید حسن خمینی کی جانب سے علامہ قاضی نیاز نقوی کی رحلت پر تعزیتی پیغام

حرم امام خمینی (رح) کے متولی سید حسن خمینی نے حجتہ الاسلام و المسلمین قاضی سید نیاز حسین نقوی رح مہتمم اعلیٰ جامعۃ المنتظر اور سینئر نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کی رحلت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں کئی سالوں سے علامہ قاضی نیاز حسین نقوی مرحوم کو جانتا ہوں، اسلام اور مکتب اہل بیت علیہم السلام سے انکی محبت اور امام خمینی و اسلامی انقلاب کے ساتھ ان کی عقیدت اور اخلاص سے بخوبی واقف ہوں۔ انہوں نے کہا کہ علامہ قاضی نیاز حسین نقوی مرحوم نے ایران اور پاکستان خصوصا پنجاب میں جو کوششیں کی ان کے رفقاء کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی کی خدمت میں ان کے برادر ارجمند حجتہ الاسلام و المسلمین قاضی سید نیاز حسین نقوی رح کی رحلت پر تسلیت عرض کرتا ہوں۔

## علامہ نیاز نقوی مرحوم عالم بزرگوار، قاضی بے نظیر اور مدیر توانا تھے، سربراہ مجلس علمائے

معروف عالم، مجلس علمائے یورپ کے صدر دین حجۃ الاسلام و المسلمین سید علی رضا رضوی نے مہتمم اعلیٰ جامعۃ المنتظر اور سینئر نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان حجتہ الاسلام و المسلمین علامہ سید قاضی نیاز حسین نقوی رح کی رحلت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عالم بزرگوار قاضی بے نظیر، مدیر توانا، حجۃ الاسلام و المسلمین علامہ سید نیاز حسین نقوی مرحوم مغفور کے ارتحال پرملال نے تمام مدارس و علمی حلقوں کو سوگوار کردیا ہے، علامہ مرحوم ایک بابصیرت اور پرکار شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے کہا کہ علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی کی اچانک وفات نے تمام مومنین کے دلوں کو ہلادیا ہے. اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے خاندان کے پسماندگان کے تمام افراد کو صبر جمیل اور اس غم و دکھ کو برداشت کرنے کی ہمت و طاقت عطا فرمائے۔ ہم نقوی خاندان کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں

## علامہ قاضی سید نیاز نقوی کے دینی و ملی خدمات کو یاد رکھا جائے گا، نمایندہ آیت اللہ

پاکستان میں آیت اللہ یعقوبی کا نمائندہ حجۃ الاسلام شیخ ہادی حسین نے مہتمم اعلیٰ جامعۃ المنتظر اور سینئر نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان حجتہ الاسلام و المسلمین علامہ سید قاضی نیاز حسین نقوی رح کی رحلت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملت تشیع کے بزرگ عالم الدین علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ کے دینی و ملی خدمات کو یاد رکھا جائے گا۔

## علامہ قاضی نیاز حسین نقوی نے اپنی زندگی انقلاب اور اسلام کی خدمت میں صرف کی، سید احمد رضوی

جامعہ روحانیت بلتستان کے مرکزی دفتر سے جاری کردہ بیان میں صدر جامعہ روحانیت بلتستان حجت الاسلام سید احمد رضوی نے علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی کی وفات پر گہرے دکھ اورافسوس کا اظہار کیا، ان کا کہنا ہے کہ علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی کے انتقال سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا ناممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ قاضی سید نیاز حسین نقوی نے علم و تدریس کے شعبے میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں، مرحوم نے دینی اور تعلیمی ادارے قائم کرنے،امر بالمعروف و نہی عن المنکر،تربیت جوانان و شاگردان میں مسلسل جدوجہد کی، عقائد تشیع میں انحرافات کو روکنے میں ان کا بھرپور کردار رہا، انکی دینی،تدریسی،تبلیغی اور تنظیمی خدمات پر انکو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، علامہ قاضی نیاز حسین نقوی نے اپنی زندگی انقلاب اور اسلام کی خدمت میں صرف کی اللہ تعالی ان کو اجر اور بلند درجات عطا فرمائے۔ انھوں نے لواحقین سے اظہار تعزیت و ہمدری کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا بھی کی۔

## علامہ قاضی نیاز نقوی نے شیعہ جماعتوں کو قریب لانے میں اہم کردار ادا کیا، علامہ علی اصغر

حجۃ الاسلام والمسلمین علی اصغر سیفی نے کہاکہ مرحوم و مغفور علامہ سید قاضی نیاز حسین نقوی کی برکات پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تھیں۔ قاضی صاحب محسن ملت کے مدارس کو سنبھال رہے تھے اور نئے مراکز قائم کر رہے تھے۔ اخلاص سے سارے امور کو سنبھالے ہوئے تھے۔ قم میں دینی ادارے قائم کیے، شیعہ جماعتوں کو قریب لانے میں اہم کردار ادا کیا۔خوش اخلاق، محبت کرنے والے اور حوصلہ افزائی کرنے والے تھے، ہمیشہ ان کی یاد باقی رہے گی۔ مونا جعفر علی نجم نے انگلینڈ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم تعزیت پیش کرتے ہیں، مدارس اور ملت کے لیے ان کا جانا بڑا نقصان ہے۔آپ نے ہمیشہ خلوص سے کام کیا اور اللہ کے راستے پر چلے، وہ پاکستان کے لیے فخر ہیں۔ان کی اپنی زندگی بہت سادہ تھی، کھانے پینے میں کوئی فرمائش نہیں ہوتی تھی۔ایران کے قاضی اور وکلا اعتراف کرتے ہیں کہ آپ نے بغیر لالچ کے فیصلے کیے۔رہبر انقلاب اور انقلابی قیادت کے قابل اعتماد تھے۔

## علامہ قاضی نیاز نقوی طاب ثراہ ایک بابصیرت اور پرکار شخصیت کے مالک تھے، مولانا سید علی

کینیڈا میں مقیم برصغیر کے نامور خطیب حجت الاسلام و المسلمین مولانا سید علی رضا رضوی آف کینیڈا نے ایک بیان میں ، قاضی سید نیاز حسین نقوی کے انتقال پُر ملال پر اظہار افسوس کیا ہے۔تعزیتی بیان کا تفصیلی متن مندرجہ ذیل ہے عالم بزرگوار ، قاضی بے نظیر ،مدیر توانا حجت الاسلام و المسلمین علامہ سید نیاز حسین نقوی مرحوم و مغفور کے ارتحال پر ملال نے تمام مدارس و علمی حلقوں کو سوگوار کردیا ہے۔علامہ مرحوم ایک بابصیرت اور پرکار شخصیت کے مالک تھے۔ان کی اچانک وفات نے تمام مومنین کے دلوں کو دہلا دیا ہے۔ پروردگار مرحوم کو محمد وال محمد علیہم السلام کے ساتھ محشور فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خصوصاً اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کی اولاد الطاف کو اور برادران امجاد کو اس اندوہناک حادثہ کو برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے آمین۔

## یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ علامہ نیاز نقوی اسی عظیم علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، علامہ تقی

رئیس وفاق المدارس الشیعہ ایت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی اور سوگوار خاندان کو علامہ نیاز نقوی کی وفات پر اظہار تعزیت پیش کیا۔ انہوں نے کہاکہ مرحوم نیاز نقوی خوش قسمت تھے کہ اس شب جمعہ وقت رحلت آیا جب ہر طرف سید المرسلین خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے تذکرے ہو رہے تھے۔ انہوں نے کہاکہ قبلہ علامہ یار محمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے عظیم خاندان کو اللہ تعالی نے نورعلم القرآن و حدیث اور سیرت اہل بیت کی ترویج کیلئے چن لیا ہے۔یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ علامہ نیاز نقوی اسی عظیم علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے کہاکہ مرحوم نے امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، افریقہ اور دیگر ممالک میں بھی مدارس دینیہ کھول کر علوم قرآن و حدیث اور سیرت اہلبیتؑ کو فروغ دیا۔علامہ نیاز نقوی مرحوم اسلامی جمہوری ایران میں قاضی (جج) کی حیثیت سے 25 سال تک کام کرتے

## علامہ قاضی نیاز نقوی کی رحلت دنیائے شیعیت و فقاہت کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے، علمائے شیعہ مقیم

صدر موتمر علمائے شیعہ پاکستان مقیم شمالی امریکہ نے علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی کی ناگہانی رحلت کو ایک ناقابلِ تلافی عظیم قومی و ملی خسارہ قرار دیتے ہوئے مرحوم کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ تعزیت نامہ کا مکمل متن اس طرح ہے:

علامہ قاضی نیاز حسین نقوی مہتم اعلی جامعۃ المنتظر لاہور و نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کا انتقال پرملال علمی حلقوں بالخصوص دنیائے شیعیت و فقاہت کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے، آپ ایک بہترین استاد، ماہر قانون اور ایک موثق اور معتبر علمی شخصیت تھے آپ نے پوری زندگی علم کی ترویج و اشاعت اور ملت و مذہب کی خدمت میں بسر کی اور آپ کی نگرانی میں جامعۃ المنتظر نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کی۔ آپ کے سفر آخرت سے جو خلا پیدا ہوگیا ہے اس کا پر کرنا بہت دشوار ہے۔ایسی ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتی۔ ہم اس موقع پر جملہ متعلقین بالخصوص آیت اللہ سید حافظ رباض حسین نجفی کی خدمت میں تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہیں۔

## علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی عظیم قومی سرمایہ تھے،علامہ سبطین سبزواری

شیعہ علماء کونسل پنجاب کے صدر علامہ سید سبطین حیدر سبزواری نے مہتمم اعلیٰ جامعۃ المنتظر اور سینئر نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان حجتہ الاسلام و المسلمین علامہ سید قاضی نیاز حسین نقوی رح کی رحلت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہاکہ موت ایک ایسی حقیقت ہے جسکا نہ ہی انکار اور نہ ہی اس سے فرار ہوسکتا ہے ولو کنتم فی بروج مشیدہ چاہے خود کو پتھروں کے پہاڑوں میں چھپا لو۔یہ اپنے وقت۔پر آجاتی ہے۔ کون ہے کیا ہے۔کیا ہوگا کیسے برداشت ہوگا کتنا بڑا نقصان ہے۔اس سے اس کو کوئی واسطہ نہیں وہ خالق کے حکم کی پابند ہے۔ دنیا روتی دھوتی رہ جاتی ہے۔اور موت اپنا کام دیکھا دیتی ہے مگر موت سے بسا اوقات ایسا صدمہ ملتاہے جو تادیر رہتا ہے اور اسکا نقصان نہ قابل تلافی ہوا کرتا ہے۔اور ایسا ہی کچھ آج ہوا کہ استادالعلماء مرحوم سید یار نجفی رح کے خاندان معظم کا روشن ستارہ اورفخر حجت الاسلام والمسلمین علامہ سید نیاز حسین نقوی مرحوم کے سانحہ ارتحال جانگداز۔کی خبر سن کر انتہائی صدمہ پہنچا اور دکھ ہوا آپ ایک عالم ربانی ماہر استاد اعلی قانون دان آپکی خدمات سیاسی۔مذہبی۔دینی۔ مکتبی۔اور ملی حوالے سے یاد رکھیں جائینگی۔اپنے ایران۔پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی دینی کاموں کو بڑھایا آپ ایک عظیم قومی سرمایا تھے۔ آپکے جانے کے بعد جوخلا پیدا ہوا ہے وہ کبھی نہی بھرے گا اللہ بتصدق اہلبیت ع انکے درجات عالی سے متعالی فرمائے اور شفاعت آل محمد ع نصیب ہو۔استاد العلماء قبلہ آیتہ اللہ سید حافظ ریاض حسین نجفی حفظہ اللہ تعالی اور جامعہ کے اساتذہ کرام و طلباء اور مرحوم کے خاندان کی خدمت میں تعزیعت پیش کرتے ہیں۔

## علامہ قاضی نیاز حسین نقوی پاکستان کے حوزات علمیہ کو بے بہا خدمات پہنچائیں،علامہ شفقت شیرازی

سیکرٹری امور خارجہ مجلس وحدت مسلمین پاکستان علامہ شفقت شیرازی نے اس موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہاکہ وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نائب صدر، انقلابی اور خدمتگزار عالم دین حجۃ الاسلام و المسلمین "سید قاضی نیاز نقوی" کے نقصان پر بہت دکھ اور افسوس ہوا اور اس عظیم مصیبت کے موقع پر ہم آیت اللہ سید حافظ ریاض حسین نجفی کی خدمت میں تعزیت عرض کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم نے اپنی پوری زندگی تعلیمات اہل بیت(ع) کو عام کرنے کی غرض سے پاکستان کے حوزات علمیہ کو بے بہا خدمات پہنچائیں اور اسلامی اتحاد کے استحکام اور ملک میں تکفیری ٹولیوں کے خلاف جد و جہد میں پیش پیش رہے۔

## قاضی صاحب نے پوری زندگی اسلام و مسلمین کی خدمت میں گزاری، علامہ سید مرید حسین نقوی

حجۃ السلام والمسلمین سید مرید حسین نقوی نے کہا کہ قاضی صاحب نے پوری زندگی علوم آل محمدؐ کی تحصیل و ترویج اور اس مکتب اور اس ملت کی خدمت میں گزاری۔آپ کی زندگی کے چھ ادوار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علامہ قاضی نیاز حسین نقوی مرحوم نے پاکستان میں علی پور سے تعلیم کا سفر شروع کیا، جو پاکستان میں ان کو لاہور لے آیا، اس کے بعد قم تشریف لائے۔ شاہ کے زمانے میں انہیں ایران سے بے دخل کر دیا گیا۔اس زمانے میں انہوں نے چیچہ وطنی میں دینی ادارے کی بنیاد رکھی، جس کی بڑی خدمات ہیں۔آپ ایک عرصہ عدلیہ میں رہے، ایران کے کئی صوبوں میں خدمات سرانجام دیں۔

## علامہ قاضی نیاز نقوی کی رحلت پر ایرانی اہم شاہراہوں پر تعزیتی بینر نصب

وفاق المدارس پاکستان کے نائب صدر اور مہتم اعلیٰ جامعۃ المنتظر لاہور علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی رحلت کے مناسبت سے مرحوم کے خدمات اور کارناموں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایران کے شہر قم المقدسہ کی اہم شاہراہوں پر تعزیتی بینر نصب کئے گئے۔ یاد رہیں پاکستانی بزرگ عالم دین علامہ قاضی نیاز حسین نقوی ایران کے صوبہ قم، لرستان اور خوزستان کورٹ کے سربراہ رہ چکے۔

## بزرگ عالم دین علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی یاد میں قم المقدس میں تقریب

وفاق المدارس پاکستان کے نائب صدر اور مہتم اعلیٰ جامعۃ المنتظر لاہور علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی رحلت کی مناسبت سے حوزہ علمیہ جامعۃ العلوم قم المقدس میں مرحوم کے خدمات اور کارناموں کو خراج تحسین پیش کرنے اور ان کے روح کی ایصال ثواب کیلئے مجلس فاتحہ خوانی اور تعزیتی ریفرنس منعقد ہوا۔ مجلس میں ایرانی اور پاکستانی علماء، علمی شخصیات ایرانی دینی مدارس کے سربراہ آیت اللہ اعرافی، جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ کے سربراہ حجت الاسلام والمسلمین ڈاکٹر عباسی اور ایرانی اعلیٰ حکام نے شرکت کی اور مرحوم کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کئے۔

## جامعہ قبازردیہ میں علامہ سید نیاز حسین نقوی کے ایصال ثواب کیلئے مجلس ترحیم اور قرآن خوانی

سکردو، جامعہ قبازردیہ میں علامہ قاضی سید نیاز حسین کے ایصال ثواب کیلئے مجلس ترحیم اور قرآن خوانی کا پروگرام انعقاد کیا گیا پروگرام میں اساتیذ اور طلاب کے کثیر تعداد نے شرکت کی اس موقع پر طلباء کی جانب سے قرآن خوانی کی گئی۔ مجلس ترحیم سے خطاب کرتے ہوئے رئیس وفاق المدارس الشیعہ آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی اور سوگوار خاندان کو علامہ نیاز نقوی کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔

مدرسہ الامام المنتظر قم میں علامہ قاضی سید نیاز حسین کے ایصال ثواب کیلئے مجلس ترحیم اور قرآن خوانی

## علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی مذہب وملت کے لئے خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مقصود علی ڈومکی

وحدت نیوز (جیکب آباد) مدرسہ خاتم النبیین کے زیر اہتمام ممتاز عالم دین حضرت علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور مجلس عزا منعقد ہوئی مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے مدرسہ المصطفیٰ خاتم النبیین کے پرنسپل اور مجلس وحدت مسلمین پاکستان کے مرکزی ترجمان مقصود علی ڈومکی نے کہا کہ علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی مذہب وملت کے لئے خدمات کو ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

انہوں نے کہاکہ مرحوم اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے اتحاد امت کے لئے ملی یکجہتی کونسل کے پلیٹ فارم سے آپ نے قابل قدر خدمات انجام دیں آپ نے تبلیغات اسلامی کے لیے ملک کے مختلف علاقوں میں پرخلوص جد وجہد کی بلوچستان کے محروم علاقوں سے لے کر سندھ اور پنجاب سمیت ملک کے مختلف علاقوں میں مساجد کی تعمیر دینی کتب کی نشر و اشاعت مدارس علمیہ کی تاسیس سمیت گرانقدر دینی خدمات انجام دیں۔

ان کا مزید کہنا تھا کہ ایک بہترین قاضی اور جج کے طور پر آپ کی خدمات کو یاد رکھا جائے گا شفیق اور مہربان انسان ہونے کے ساتھ ساتھ مذہب وملت کے ایک پرخلوص خادم کی حیثیت سے ملت جعفریہ پاکستان کے اتحاد و وحدت کے لیے کوشاں رہے آپ کی وفات سے وطن عزیز پاکستان ایک جید عالم دین محب وطن شخصیت اور امن واتحاد کی توانا آواز سے محروم ہو گیا۔

مرحوم قاضی سید نیاز حسین نقوی کے ایصال ثواب کیلئے دفتر قائد قم کی جانب سے حرم حضرت معصومہ س میں مجلس عزا کا انعقاد

# خصوصی اشاعت بیاد حجت الاسلام قاضی سید نیاز حسین نقوی

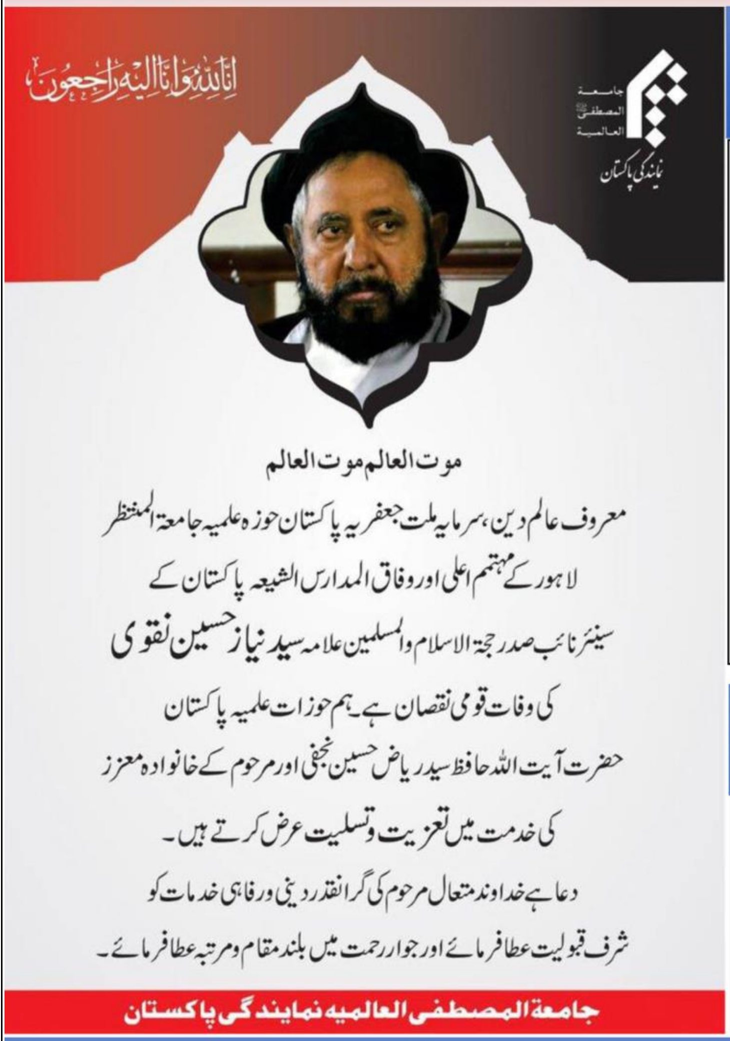


## دفتر رہبر معظم انقلاب کی جانب سے علامہ قاضی نیاز نقوی کی وفات پر اظہار تعزیت

حجت الاسلام والمسلمین محسن قمی دفتر مقام معظم رہبری کے بین الاقوامی امور کے نائب جنرل سیکرٹری نے علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی وفات پر تعزیتی پیغام ارسال کیا ہے۔ پیغام کا تفصیلی متن کچھ یوں ہے:

حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ حافظ ریاض نقوی دامت برکاتہ! سربراہ محترم جامعہ المنتظر لاہور پاکستان

سلام علیکم بما صبر تم۔ جناب عالی کے برادر محترم حضرت حجت الاسلام والمسلمین قاضی علامہ سید نیاز حسین نقوی کی المناک موت کی خبر سن کر بہت افسوس اور دکھ ہوا۔ یہ متقی اور پرہیزگار عالم باعمل کئی سالوں سے حوزہ علمیہ پاکستان کے لئے گراں قدر خدمات انجام دے رہے تھے اور ہمیشہ مکتب اہل بیت علیہم السلام کے فروغ کے لئے کوشاں تھے۔ مرحوم ومغفور پاکستان کی حساس صورتحال میں اسلامی وحدت واتحاد اور انتہا پسند گروپوں کے خلاف جدوجہد کرنے میں بھی بااثر تھے۔ اسلامی جمہوریہ ایران کی مختلف شرعی عدالتوں میں برسوں کی خدمت اس مخلص اور خدمت گزار عالم دین کی اہم کارکردگی میں شامل ہے۔ میں! ان کی اس المناک موت کی مناسبت سے، جناب عالی سمیت محروم کے فرزندوں، علمائے پاکستان اور عام شیعوں اور ان کے چاہنے والوں کی خدمت میں تعزیت کرتا ہوں۔ یقیناً یہ المناک حادثہ حوزہ علمیہ پاکستان کیلئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ محسن قمی، قم دفتر مقام معظم رہبری کے بین الاقوامی امور کے نائب جنرل سیکرٹری

## علامہ سید نیاز حسین نقوی طاب ثراہ کی وفات قومی نقصان، جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ نمائندگی پاکستان

جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ نمائندگی پاکستان وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے سینئر نائب صدر حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے مرحوم کے انتقال کو قومی نقصان قرار دیا ہے۔ تعزیتی پیغام کا مکمل متن اس طرح ہے: معروف عالم دین، سرمایہ ملت جعفریہ پاکستان حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر لاہور کے مہتمم اعلیٰ اور وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے سینئر نائب صدر حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید نیاز حسین نقوی کی وفات قومی نقصان ہے۔ ہم حوزات علمیہ پاکستان حضرت آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی اور مرحوم کے خانوادہ معزز کی خدمت میں تعزیت وتسلیت عرض کرتے ہیں۔ دعا ہے خداوند متعال مرحوم کی گرانقدر دینی ورفاہی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور جوار رحمت میں بلند مقام ومرتبہ عطا فرمائے۔

## علامہ قاضی نیاز حسین نقوی ایسے محنتی، متدین اور باعمل عالم دین تھے، متولی آستان قدس رضوی

آستان قدس رضوی کے متولی نے پاکستان کے شیعہ وفاق المدارس کے نائب سربراہ حجت الاسلام قاضی نیاز حسین نقوی کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی پیغام جاری کیا ہے، حرم کے متولی حجت الاسلام والمسلمین احمد مروی کے تعزیتی پیغام کا متن کچھ اسطرح ہے:

انقلابی، اسلام کے خادم اور بزرگ عالم دین جناب حجت الاسلام علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی رحلت کی خبر سن کر بیحد افسوس ہوا۔ یہ ایسے محنتی، متدین اور باعمل عالم دین تھے جنھوں نے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مختلف انقلابی اور سماجی میدانوں میں نمایاں کارنامے انجام دئے۔ اسلامی انقلاب کے نظریات کو پاکستان میں فروغ دیا، ولایت فقیہ کے نظریہ کی تشریح وتوضیح کے میدان میں بے پناہ کوشش کی اور انہوں نے امت اسلامیہ کو متحد کرنے میں علمی اور عملی اقدامات انجام دئے جبکہ ان کی سماجی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ غریبوں اور محتاجوں کی خبرگیری اور مدد جیسے ان کے نیک اقدامات بھی فراموش نہیں کئے جاسکتے اور یہ سارے کارنامے اس بااخلاص عالم دین کی بابرکت زندگی کے چند ایک ثمرات تھے۔

میں پاکستان کے تمام معزز علمائے کرام، عقیدت مندوں اور ان کے اہلخانہ کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں اور حضرت ثامن الحجج علی بن موسیٰ الرضا (علیہ آلاف التحیۃ والثناء) کی نورانی بارگاہ میں مرحوم کے لئے خشنودی ورضوان الٰہی اور پسماندگان کے لئے صبر وجزائے خیر کے لئے دعا گوہوں۔ آستان قدس رضوی کے متولی احمد مروی

## جامعہ باقر العلوم لاہور کا علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کے انتقال پُرملال پر اظہار افسوس

جامعہ باقر العلوم مغلپورہ لاہور کے مہتمم سید احمد مرتضیٰ نقوی نے علامہ قاضی نیاز حسین نقوی اعلی اللہ مقامہ الشریف کے انتقال پُرملال پر گہرے رنج وغم اظہار کرتے ہوئے تعزیتی پیغام ب جاری کیا ہے۔

علامہ قاضی نیاز حسین نقوی مہتمم اعلی حوزہ علمیہ جامعہ المنتظر، نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان اور ملی یکجہتی کونسل پاکستان قم المقدسہ میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ دعا گو ہیں خدا مرحوم کے علمی، قومی اور ملی خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے، جوار آئمہ علیہم السلام میں جگہ نصیب فرمائے اور مرحوم کے خانوادے سمیت سینکڑوں طلباء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ شریک غم: سید احمد مرتضیٰ نقوی

## علامہ سید نیاز حسین نقوی طاب ثراہ مرحوم ایک جید عالم دین اور ہمدرد اور مہربان انسان تھے

پاکستان کے بزرگ عالم دین حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی (سربراہ جامعہ المنتظر لاہور) کی وفات پر یورپ کے مختلف ملکوں میں مقیم پاکستانی علماء نے انتہائی افسوس اور دکھ کا اظہار کیا اور اسے پوری ملت تشیع کیلئے ایک عظیم صدمہ قرار دیا ہے۔ مختلف یورپی ملکوں کی دینی شخصیات نے اپنے اپنے بیانات میں کہا ہے کہ مرحوم جیّد عالم دین اور قضاوت میں ید طولی رکھتے تھے، نیز مرحوم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے، اسے پر کرنا محال ہے۔

امامیہ کونسل یورپ، کونسل برائے علمائے امامیہ شنگن اور اتحادیہ شیعیان سویڈن کیطرف سے بیانات میں کہا گیا ہے کہ ہم رنج کے اس موقع پر مرحوم عالم دین کے خانوادہ محترم، بالخصوص ان کے برادر بزرگوار آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی (لاہور) اور چھوٹے بھائی حجۃ الاسلام مولانا سید مرید حسین نقوی (آف ڈنمارک) ودیگر عزیزان مولانا سید حسین نقوی، مولانا سید جعفر نقوی اور مولانا ارتضی شیرازی کی خدمت میں تسلیت وتعزیت پیش کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ مرحوم کو اعلی علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، امین

انفرادی طور پر جن دینی شخصیت نے اپنے تعزیتی پیغامات جاری کئے ہیں، ان میں انجمن حسینی ناروے کے دینی امور کے ڈائریکٹر حجۃ السلام والمسلمین ڈاکٹر سید زوار حسین شاہ اور سویڈن سے علامہ ذاکر حسین قابل ذکر ہیں۔ بیانات میں کہا گیا ہے کہ علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی کی وفات ایک عظیم صدمہ ہے، مرحوم ایک جید عالم دین اور ہمدرد اور مہربان انسان تھے۔ انہوں نے مرحوم کے خاندان بالخصوص آیت اللہ سید حافظ ریاض حسین نجفی اور حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید مرید حسین نقوی ودیگر متعلقین وعزیز واقارب کی خدمت میں تعزیت وتسلیت پیش کی۔

قم المقدسہ میں علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی و مجلس عزا

# یادگار تصاویر قاضی سید نیاز حسین نقوی

آیت اللہ اعرافی کی علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی سے قم میں ملاقات (14 جولائی 2019)

آیت اللہ رفسنجانی سے ملاقات

علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی وفد کے ہمراہ ایرانی نیوز ایجنسی "حوزہ نیوز" کا دورہ

علامہ نیاز نقوی کے دورہ یورپ کے جھلکیاں

# یادگار تصاویر قاضی سید نیاز حسین نقوی

جامعۃ الکوثر میں بزرگ علمائے کرام کی سربراھی میں بشارت عظمیٰ کانفرنس

لاہور میں قومی علما مشائخ کونسل پاکستان کا اجلاس

مولانا عاصم مخدوم کی قاضی نیاز نقوی سے ملاقات

علامہ قاضی نیاز نقوی کی دفتر جامعہ روحانیت بلتستان کا دورہ (27 جولائی 2019)

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی مجلس عاملہ کا اجلاس

وزیر اعظم عمران خان سے ملاقات

ISO کی وفد سے ملاقات

ایرانی سفیر کا جامعۃ المنتظر کا دورہ

حکیم طارق محمود سے جامعۃ المنتظر میں ملاقات

# یادگار تصاویر قاضی سید نیاز حسین نقوی

آیت اللہ اعرافی کی علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی سے قم میں ملاقات (14 جولائی 2019)

علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کی وفد کے ہمراہ ایرانی نیوز ایجنسی "حوزہ نیوز" کا دورہ

علامہ قاضی نیاز نقوی کی دفتر جامعہ روحانیت بلتستان کا دورہ ( 27 جولائی 2019)

جامعۃ الکوثر میں بزرگ علمائے کرام کی سربراہی میں بشارت عظمیٰ کانفرنس

مولانا عاصم مخدوم کی قاضی نیاز نقوی سے ملاقات

لاہور میں قومی علما مشائخ کونسل پاکستان کا اجلاس

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی مجلس عاملہ کا اجلاس

وزیر اعظم عمران خان سے ملاقات

# یادگار تصاویر حجت الاسلام قاضی سید نیاز حسین نقوی

# خصوصی انٹریو حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ مرحوم قاضی سید نیاز حسین نقوی

**سوال: قبلہ قم المقدس میں تشریف لانے سے پہلے اپنی زندگی کے حالات وواقعات کو بیان فرمائیے؟**

جواب: سب سے پہلے تو میں سیفی صاحب اور اراکین موسسہ امام المنتظر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ایک اہم کام علماء کی سوانح حیات اور زندگی کو لوگوں تک پہنچانے کا ذمہ لیا ہے جو کہ ایک نہایت ہی اہم کام شمار ہوتا ہے اور ساتھ ہی میں خداوند کریم سے دعا گو ہوں کہ اس سلسلہ کو تسلسل کے ساتھ برقرار رکھا جائے، جس میں معروف وغیر معروف شخصیات کی خدمات کو عیاں کیا جاسکے، تا کہ دوسرے ممالک کے علماء اور پاکستان کے علماء کی خدمات سے باخبر ہوں۔

سیفی صاحب کا سوال تو مختصر تھا مگر اسکو بیان کرنے کیلئے کافی وقت کی ضرورت ہے جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہے کہ خاندانی اعتبار سے ہمارے خاندان کے بزرگ وعظیم شخص حضرت آیت اللہ سید محمد یار نجفیؒ ہمارے خاندان کی سب سے پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے دینی تعلیم حاصل کی جبکہ اس وقت ملک عزیز پاکستان کا بھی وجود نہیں تھا آپ اس دور میں انگلش زبان پر مکمل مسلط تھے دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ایک غیر سید عالم دین مولانا فیض محمد کھیالوی کی مجلس میں تشریف لے گے جو کہ علی پور شہر میں خطاب فرما رہے تھے انہوں نے اپنے خطاب کے دوران فرمایا کہ جب میں قرآن مجید کی تفسیر کا مطالعہ کر رہا تھا تو سوچ رہا تھا کہ قرآن کی تفسیر کرنا یہ تو سادات کا حق تھا اور وہ دین کی تعلیم حاصل کرتے اور لوگوں کو دین کی تعلیمات سے آشنا کرواتے لیکن میں غیر سید ہو کر دین کی تعلیمات بیان کر رہا ہو، اس جملے کو سننے کے بعد قبلہ صاحب کے دل پر اس جملے کا اتنا گہرا اثر پڑا کہ اگلے ہی روز مسجد میں جا کر قرآن مجید کی تعلیم کا آغاز کر دیا اور اپنے ذہن میں یہ بات رکھ لی، کہ میں نے علوم دینیہ کو حاصل کر کے آگے پھیلانا ہے، کیونکہ میں سید ہوں اور یہ میرا شرعی وظیفہ ہے، میں کوشش کروں گا کہ علوم اہل بیت کو آگے بڑھا سکوں، قرآنی تعلیم کے حصول کے دوران ہی آپ نے علوم دینی کے حصول اور انکے مراکز کی معلومات حاصل کرنا شروع کر دی اس وقت پاکستان میں صرف ایک مدرسہ ملتان میں ہوا کرتا تھا جو کہ باب العلوم کہ نام سے جانا جاتا تھا جس میں مولانا شیخ محمد یار آف لیہ بطور پرنسپل اور استاذ طلاب کو درس دیا کرتے تھے، قبلہ صاحب نے کچھ عرصہ مولانا شیخ محمد یار سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد چک نمبر 38 ضلع خانیوال مولانا سید محمد باقر رح کی خدمت میں شرف تلمذ حاصل کیا ان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے علوم منطق وفلسفہ حاصل کرنے کے لئے اہل سنت کے مدارس کا رخ کیا اور تقیہ کی حالت میں اہلسنت کے علماء سے علم دین حاصل کیا لیکن آپ نے ان تمام علوم کو کافی نہ سمجھتے ہوئے علم دین کے حصول کے شوق میں لکھنو کا سفر کیا، وہاں کچھ عرصہ رہے لیکن وہاں پر بھی جو علوم قبلہ صاحب حاصل کرنا چاہتے تھے انکو میسر نہ ہوئے تو قبلہ صاحب نے علم کی تشنگی کو مٹانے کیلئے حوزہ نجف اشرف کا رخ کیا وہاں پہنچے تو اس وقت مرحوم سید ابوالحسن اصفہانی کا دور تھا اور نجف اشرف کے مشہور ومعروف مراجع کا شمار طالب علموں میں ہوتا تھا جن میں سے مرحوم آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئیؒ اور باقی مراجع عظام قبلہ صاحب کے ہم عصر زمانے میں مصروف تعلیم تھے۔

دوران تعلیم قبلہ صاحب سخت مریض ہو گے تھے تو آپ بارگاہ مشکل کشاء امیر المومنین ع میں حاضر ہوے اور نذر کرتے ہوے فرماتے ہیں کہ میں اگر صحت یاب ہو جاوں تو اپنے سارے خاندان کو علوم دینیہ کے حصول کیلئے راغب کرونگاں، اور خدا کے فضل وکرم سے قبلہ صاحب صحت یاب ہو گے۔

جب آپ پاکستان تشریف لے آے تو سب سے پہلے آپ نے اپنے اھل خانہ کو علم دین کی طرف لے آے آغاز اپنے بہن بھائیوں کی اولاد سے کیا سب سے پہلے محسن ملت علامہ سید صفدر حسین نجفیؒ کو اپنے ساتھ مدرسہ چک نمبر 38 میں لے گے اور پھر کچھ عرصہ بعد حضرت آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دامت برکاتہ اور پھر ان کے بعد اپنے دوسرے اقارب واعزاء کی اولاد کو اور بندہ حقیر کا شمار بھی ان کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ اس وقت کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوے قبلہ صاحب نے اپنی پہلی نسل کو صرف علوم دینی کی طرف لے گے اور دنیوی تعالیم سے ان کو دور رکھا ہمارے لیے باہر سے استاد لا ئےگے جہنوں نے ہمیں دنیوی تعلیم دی۔ اور جہاں تک میری پیدائش کی بات ہے میری پیدائش 1954 میں ہوئی۔ اور جب میری عمر 8 سال تھی تو حافظ صاحب مجھے اپنے ساتھ لاہور لے آئے اس وقت مدرسہ وسن پورہ میں تھا اور مدرسہ کہ پرنسپل حضرت آیت اللہ علامہ اختر عباس نجفی رح تھے اور وائس پرنسپل علامہ سید صفدر حسین نجفی رح تھے اور حافظ صاحب کا شمار اس وقت مدرس اور طالب علموں میں ہوتا تھا۔

جب میں مدرسہ میں آیا تو اس وقت جو طلاب زیر تعلیم تھے ان میں سے آیت اللہ العظمی حافظ بشیر حسین نجفی دامت برکاتہ اور اس دور کے بزرگ علماء تھے 8 سال کی عمر میں جب میں حصول علم کیلئے گیا تو تقریبا 2 سال مدرسہ وسن پورہ میں زیر تعلیم رہا اور ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اسی دوران میں نے حافظ صاحب سے قرآن مجید اور دوسرے اساتذہ سے ابتدائی کتابیں پڑھی۔

اسکے بعد حافظ صاحب نجف اشرف تشریف لے گے اور میں واپس علی پور آ گیا، اور حضرت آیت اللہ سید محمد یار نجفی اعلی اللہ مقامہ کی خدمت میں شرف تلمذ کیا، جتنا عرصہ حافظ صاحب نجف اشرف میں رہے میں علی پور زیر تعلیم رہا جیسے ہی حافظ صاحب نجف سے واپس تشریف لاے تو میں پھر ان کے ساتھ دوبارہ علی پور سے لاہور چلا گیا، اسی دوران میں نے مدرسہ علی پور میں ادبیات مکمل کر چکا تھا، اصول میں معالم، منطق میں شرح تہذیب، جب میں واپس لاہور آیا تو اس وقت مدرسہ جامعہ المنتظر وسن پورہ میں ہی تھا اور اسکے پرنسپل علامہ سید صفدر حسین نجفیؒ تھے۔

میرے اساتذہ میں سے مشہور ومعروف اساتذہ حضرت آیت اللہ سید محمد یار نجفیؒ، علامہ سید صفدر حسین نجفیؒ، علامہ سید حافظ ریاض حسین نجفی دامت برکاتہ علامہ سید غلام حسین نجفیؒ، علامہ عبدالغفور جعفریؒ، مولانا امان اللہ صاحب ہیں جن سے میں نے جامعہ المنتظر میں علم حاصل کیا۔

**سوال: قبلہ کیا اس دوران آپکی تعلیمی مصروفیات کے ساتھ ساتھ فرہنگی کارکردگی بھی تھی؟**

جواب: جی ہاں اس دوران میں فرہنگی سرگرمیاں جس طرح رسم ورواج ہے ماہ مبارک رمضان کیلئے تبلیغ پر جانا، میں نے ایک سال ماہ رمضان رائیونڈ جو کہ اہلسنت کا مرکز تھا وہاں پر گزارا، کچھ عرصہ بعد جامعہ المنتظر وسن پورہ سے ماڈل ٹاون میں شیفٹ ہوا تو ٹاون شب میں جو کہ اس وقت مرکزی مسجد ٹاون شب شمار ہوتی ہے اسکا پہلا پیش نماز میں تھا اسکے بعد مسجد محمدیہ گلبرگ کہ وہاں اس وقت مولانا صادق علی نجفی صاحب امام جمعہ والجماعت تھے جب وہ افریقہ چلے گے تو اس مسجد محمدیہ میں بھی میں ے کافی عرصہ خدمات انجام دی۔

**سوال: اس زمانے کے کچھ واقعات آپ بیان فرمائیے؟**

جواب: اس دور کا کا ایک واقعہ جو مجھے یاد ہے مرحوم آیت اللہ العظمی حکیم کی وفات کے موقع پر علامہ سید صفدر حسین نجفیؒ نے امام خمینیؒ کی تقلید وترویج کا سلسلہ شروع کیا تھا، تمام محافل ومجالس میں یہاں تک کہ پورے ملک میں انکی تقلید کا اعلان کروایا، مدرسہ کے طلاب کو جمع کیا جن میں میں بھی شامل تھا اس وقت کارڈ ہوتے تھے جس پر پیغام لکھ کر بھیج دیا جاتا تھا کہ ہماری اعلان ہے کہ تمام لوگ آیت اللہ خمینی کی تقلید کریں چنانچہ یہ ایک اہم واقعہ تھا۔

دوسرا اہم واقعہ یہ ہے کہ اس دور میں مدارس میں جو طالب علم ہوتے تھے وہ انتہائی محنتی وجد وجہد کرنے والے ہوتے تھے اور ہر وقت مصروف تعلیم رہتے اور نتیجتا اس دور کے لوگ آج ملک کے گوشے گوشے میں مصروف عمل ہیں جیسا کہ ملک اعجاز حسین صاحب، علامہ کرامت علی نجفی صاحب، علامہ شیخ محسن علی نجفی صاحب، آیت اللہ العظمی حافظ بشیر حسین نجفی دامت برکاتہ امین اللہ صاحب، حافظ سید ریاض حسین نجفی دامت برکاتہ یہ بزرگان اس زمانے میں جامعہ المنتظر کے طالب علم ہوا کرتے تھے۔

لیکن آج انکا شمار پاکستان کی بڑی شخصیات میں ہوتا ہے، شاید اس امر کی ایک وجہ یہ بھی ہے جیسا کہ قول معصوم ع مشہور ہے العلم فی الجوع، اور یہ حقیقت بھی ہے اس وقت مدارس میں دو وقت کا کھانا دیا جاتا تھا دو پہر اور شام کا صبح کا ناشتہ نہیں ہوتا تھا بعد میں جب ہم ایران آنے لگے تو آخری دنوں میں ناشتہ شروع ہوا وسن پورہ میں ایک مخیر شخص تھا جو کہ فقط سادات کیلئے ناشتہ کا بندوبست کیا کرتا تھا جب مدرسہ ماڈل ٹاون میں شیفٹ ہوا تو ناشتہ باقیدگی سے شروع ہو گیا، اس وقت کے واقعات میں سے ایک اور واقعہ یہ بھی ہے کہ مدرسہ کے انتظامات جیسا کہ مدرسہ میں جھاڑو لگانا برتن دھونا صفائی ستھرائی طالب علموں کے ذمہ ہوا کرتی تھی، اور جس چارپائی پر محسن ملت دن کو درس پڑھاتے تھے اسی چارپائی پر حافظ بشیر حسین نجفی رات کو بغیر بستر کے سوتے تھے اور کافی دیر مطالعہ کرتے رہتے تھے اور مطالعہ کے دوران ہی انکو نیند آجاتی تھی اس دور میں اس طرح طالب علم حصول علم کیلئے محنت وکوشش کرتے تھے۔

**سوال: آپ نے تعلیم کے حصول میں کن اساتذہ سے زیادہ استفادہ کیا اور کن شخصیات سے آپ زیادہ متاثر ہوے؟**

ابتداء استاد العلماء حضرت آیت اللہ سید محمد یار نجفیؒ جن سے میں نے علوم ادبیات سیکھے اسکے بعد مولانا عبدالغفور صاحب ادبی کتابوں میں بہت زیادہ مجد تھے ان سے میں سے بہت زیادہ استفادہ کیا۔ فقہ وشرح لمعہ میں علامہ سید صفدر حسین نجفیؒ سے پڑھی اور ان سے کافی استفادہ بھی کیا۔ منطق وفلسفہ میں نے حضرت آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دامت برکاتہ سے پڑھا اس وقت پاکستان میں بہت کم لوگ تھے جو فلسفہ میں مہارت رکھتے تھے حافظ صاحب جب نجف اشرف سے واپس تشریف لاے تو علوم فلسفہ ومنطق میں کافی مشہور تھے۔

**سوال: جب آپ قم المقدس میں تشریف لاے تو آپ کے اساتذہ کون کون تھے اور انکا علمی مقام کیا تھا؟**

جب میں پاکستان سے قم آیا تو میں شرح لمعہ واصول الفقہ مکمل کر کے آیا تھا ایرانی تاریخ کے مطابق سن 1350 میں اس وقت حوزہ کی جو رونق تھی اور شاہ کا زمانہ تھا اور حوزہ اس طرح منظم نہیں تھا جیسا کہ آج منظم ہے، جب ہم حوزہ میں آے تو اس وقت مراجع کا آپس میں اتفاق واتحاد تھا اس زمانے میں آیت اللہ العظمی گلپایگانی کا شمار بزرگ مراجع میں ہوتا تھا ان کے بعد آیت اللہ شریعت مداری اور آیت اللہ مرعشی مشہور ومعروف مراجع تھے اس وقت شہر یہ آیت اللہ امام خمینیؒ، آیت اللہ العظمی خوئیؒ، آیت اللہ العظمی خوانساریؒ اور باقی مراجع جو قم المقدس میں تھے سب کا ملتا تھا، امتحان تمام مراجع کا ایک ہی ہوا کرتا تھا اور اس وقت مراتب ہوتے تھے رتبہ اول، رتبہ دو، رتبہ سوم۔

رتبہ اول: ابتداء سے لیکر شرح لمعہ واصول الفقہ کا تھا جو سوم کا طالب علم لمعہ واصول الفقہ کا امتحان دے دیتا تھا وہ رتبہ دو کا طالب علم کہلاتا تھا، اور جو طالب علم رسائل ومکاسب کفایہ کا امتحان دے دیتا وہ رتبہ کہلاتا تھا جب میں لاہور سے یہاں آیا تو میں نے رتبہ دوم کا امتحان دیا جس میں

لعمتین اور اصول الفقہ اور قوانین اور اعتقادات میں شرح تجرید جو علم کلام کا حصہ اور تفسیر سورہ حجرات ان سب کا امتحان اس میں شامل تھا امتحان کے بعد ہمارا شہریہ رتبہ دوم کا ہوا۔ لیکن حوزہ علمیہ قم میں ہم نے شرح لمعہ اور اصول الفقہ قوانین کو مختلف اساتذہ کے پاس جا کر دہرایا ہمارے معروف استاد آیت اللہ سخندان تھے۔ لیکن رسمی طور پر ہم نے رسائل و مکاسب و کفایہ کے دروس کو شروع کیا کفایہ میں ہمارے استاد مرحوم آیت اللہ العظمی فاضل لنکرانی اور آیت اللہ نوری ہمدانی تھے پہلی جلد اگر آیت اللہ فاضل پڑھا رہے تھے تو دوسری جلد آیت اللہ نوری ھمدانی یا اس کے برعکس تو ہم نے ان سے کافی زیادہ استفادہ کیا کفایہ میں میں نے زیادہ استفادہ آیت اللہ فاضل سے کیا اور آیت اللہ اعتمادی سے اور رسائل کا درس اور ہمارے مکاسب کے استاد آیت اللہ سید ابوالفضل موسوی تبریزی اور آیت اللہ ستودہ جو کہ معروف استاد تھے۔

کچھ حصہ ہم نے ان سے اور کچھ حصہ مکاسب کا ہم نے آیت اللہ حرم پناہی سے پڑھا قوانین کے مشہور استاد آیت اللہ دوز دوزانی تھے جن سے ہم نے قوانین پڑھی شرح منظومہ میں ہمارے استاد آیت اللہ محمدی گیلانی تھے، کچھ حصہ ان سے تو کچھ حصہ آیت اللہ انصاری شیرازی سے پڑھا مرحوم آیت اللہ شہید مطہریؒ جمعرات و جمعہ کو تہران سے قم تشریف لاتے تھے اور مدرسہ الرضویہ میں نماز مغرب کے بعد درس منظومہ دیتے تھے لیکن اس وقت مراجع کا اتحاد و اتفاق نہیں رہا اور ہم تمام مراجع کا امتحان الگ الگ دیا اور رتبہ سوم حاصل کیا، ہمارے زمانے کے طالب علم حضرات میں سے شہید عارف الحسینی جو کہ ہمارے بعد میں قم تشریف لائے ہمارے زمانے سے پہلے قم میں آنے والے طلاب جو تھے ان میں سے علامہ حافظ سید محمد سبطینؒ علامہ حیدر علی، علامہ محمد رمضان غفاری ان کے بعد ہم قم میں آے اس وقت ہماری تعداد آٹھ سے دس افراد پر مشتمل تھی شاہ کے دور میں ہم نے سطح مکمل کی آیت اللہ فاضل کا کفایہ کا آخری دورہ تھا پھر آپ نے درس خارج شروع کیا تو آپ کے اصول کے درس خارج میں ہم شریک ہوے اس زمانے میں آیت اللہ گلپایگانی اور آیت اللہ شریعت مداری بھی درس فقہ دیا کرتے تھے۔ تو ہم ان کے دروس میں بھی شریک ہوا کرتے تھے علامہ سید ساجد علی نقوی جب نجف سے قم تشریف لائے تو ہم دونوں ان کے دروس میں اکھٹے شریک ہوا کرتے تھے لیکن ہمارے درس خارج کے بنیادی استاد تھے وہ آیت اللہ فاضل اور مرحوم آیت اللہ شیخ جواد تبریزی جو کہ مکاسب کا درس خارج دیتے تھے ان کے دروس میں شریک ہوتے اور تقریبا چار پانچ سال ان کے دروس میں شریک ہوتے رہے ان کے علاوہ آیت اللہ وحید خراسانی اس وقت مسجد سلماسی میں درس اصول دیا کرتے تھے انکی خدمت میں بھی دو سال کسب فیض کیا۔

**سوال: قم میں قیام کے دوران آپ کا پاکستان میں تبلیغی سفر کیسا رہا؟**

ہمارے دور میں یہ رسم نہیں تھی کہ ہر سال طالبعلم سفر کرے اور اپنے ملک چلا جاے بلکہ نجف اور قم میں یہ رسم تھی ایک ہی مرتبہ تعلیم مکمل کر کے واپس جائیں ہم بھی جب آے تھے تو پہلی بار چار یا پانچ سال کے بعد پاکستان گے تھے وہ بھی ایک مہینے کیلیے اس دوران کوئی تبلیغی سفر نہیں کیا کیونکہ شاہ کہ آخری سالوں میں کافی مظاہرے ہوتے تھے تو ہم بھی اس میں شریک ہوتے تھے اس زمانے کی انتظامیہ کو یہ خبر دی گئی کہ یہ لوگ بھی مظاہروں میں شریک ہوتے ہیں شاہ کے خلاف اور یہ سب آیت اللہ خمینیؒ کے حامی ہیں اور انکی ترویج کرتے ہیں۔ تو اس سلسلہ میں انتظامیہ نے ہمیں طلب کیا اور کہا آپ ایران میں نہیں رہ سکتے اور انہوں نے ہمیں نکال دیا یہ بات انقلاب سے ایک سال پہلے کی بات ہے کہ ہمیں خروجیہ دے کر نکال دیا گیا تھا اس کے ساتھ اذیت و آزار بھی دیا گیا، جب ہم پاکستان واپس گے تو سب سے پہلے سمنہ آباد کی ایک مسجد تھی اس میں ماہ رمضان کیلیے پیش نمازی کرائی اور ساتھ ساتھ جو لوگ انقلاب میں شہید ہوتے انکی مجالس ترحیم کا اہتمام علامہ سید صفدر حسین نجفی کہ جانب سے کیا جاتا اور ہمارے تمام پروگراموں کا حصہ ہوتا پھر اس کے بعد علامہ سید صفدر حسین نجفی نے ہمیں چیچہ وطنی بھیجا کہ وہاں پر مدرسہ ہے اور وہاں پر جا کر معلوم ہوا شیخ صاحبان ہیں جو چیچہ وطنی کے تھے انہوں نے ہمیں ایک دوسرے فلور پر مکان دیا رہائش کیلیے پھر اگلے دن معلوم ہوا کہ وہاں کوئی مدرسہ نہیں ہے بلکہ ایک زمین ہے جسکو مدرسہ کیلیے وقف کیا گیا ہے بھر حال میں نے ہمت نہ ہاری اور مسجد و مدرسہ کی تعمیر کا سلسلہ شروع کر دیا اور یہ مدرسہ شہر سے تقریبا دو تین کیلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھی۔ اس وقت ابتدائی طور پر پانچ چھ کمروں کی تعمیر شروع کروائی خدا رحمت کرے شیخ عزیز کے بھائی رضا صاحب پر کہ انہوں نے زیادہ تر پیسہ مدرسہ پر خرچ کیا اور کچھ پیسے ہم نے جمع کیے، شہید مولانا غلام حسین نعیمیؒ نے اپنا خمس نکالا اور مدرسہ میں جمع کروایا، جب مدرسہ تیار ہوا تو انقلاب اسلامی بھی اپنے آخری مراحل میں تھا، تو ہم نے بچوں کو وہیں پر رکھا اور ایک نیو پاسپورٹ بنوایا اور پھر ایران واپس آ گیا، پھر جو تحریکیں اور کوششیں انقلاب کے حوالے سے جاری و ساری تھی اس میں شریک ہو گے، یہاں یکہ جب امام خمینی رح نے پیرس سے ایران آنا تھا تو ہم تھران میں امام خمینیؒ کے استقبالیہ پروگرام میں شریک ہوے انقلاب کے ایک دو ماہ بعد میں پھر پاکستان گیا اور چیچہ وطنی کے مدرسہ کو ہم نے سرو سامان دیا اور طالب علم لاے، اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا، جو کہ کچھ عرصہ جاری رہا پھر میں نے اپنے قریبی دوست علامہ محمد رمضان غفاری صاحب کو جو اسوقت خوشاب مدرسہ میں مدرس تھے انہیں دعوت دی اور مدرسہ ان کے سپرد کیا اور ایران واپس آ گیا:

**سوال: جب آپ ایران واپس آے تو آپ کی کیا مصروفیات تھی؟**

واپس آنے کے بعد ماحول کافی حد تک بدل چکا تھا حالات تبدیل ہو گے تھے جس طرح انقلاب سے پہلے ہمارے اپنے اساتذہ سے گہرے روابط تھے جن میں سے آیت اللہ مشکینی انقلاب سے پہلے ان کے پاس آنا جانا رہتا تھا انقلاب کے بعد بھی اسی طرح کا سلسلہ باقی رہا آیت اللہ فاضل ہمارے ساتھ بہت محبت کیا کرت تھے ان کے ساتھ ہمارا آنا جانا ہوا انقلاب کے بعد بھی ہم انکی خدمت میں جاتے تھے اور کہتے تھے کہ انقلاب کے حوالے سے ہم کیا خدمات انجام دے سکتے ہیں:

**سوال: آپ کی انقلاب کے بارے میں کیا مصروفیات تھی؟**

ایک تو انقلاب کے دوران امام خمینی رح کی تقاریر کو سننا اور پھر اسکی نشر اشاعت کرنا اور پاکستان میں انکو نقل کرنا اس سلسلہ کا انتظامیہ کو جب پاکستان کے اندر ہی امام خمینیؒ کے میشن کو آگے بڑھنا اسکی تبلیغ اور شہداء انقلاب کیلیے مجالس تراحیم کا انعقاد کرنا شامل تھے، انقلاب ایک ماھنامہ نکالا اردو زبان میں جھاد کے نام سے جس میں مولانا اور مولانا امیر حسین حسینی وغیرہ اور بعد میں مولانا محمد تقی نقوی ہمارے ساتھ رہے اس کام کیلئے ہم نے ایک دفتر کرائے پر لیا ہم انقلاب کا تعارف کروایا جائے اور یہ جدو جہد جاری رہی اور انقلاب ،انقلاب کی اخبار جو کہ جہاد کا اجر و ثواب رکھتا تھا اس میں ہم مضامین انقلاب کے بعد یہاں پر ایک مدرسہ عالی قضائی کھولا گیا اس وقت سلسلہ میں کچھ علماء کو تیار کیا جاے جو قاضی بنے تو مرحوم آیت اللہ کے عنوان سے جس کا نام تھا مدرسہ عالی قضائی و تربیتی دو حصوں میں قضاوت کا کورس اور دوسرا تربیتی کورس ان لوگوں کیلیے جو اسکولوں اور

واشاعت کرنا انکی تصاویر کی نشرو پتہ چلا تو انہوں نے ہمیں نکال دیا تھا اور انقلاب کی نشر و اشاعت کرنا مساجد میں کے بعد ہم نے کوشش کر کے قم کے اندر حسن رضا صاحب، مولانا فیاض صاحب صاحب ملتان والے وہ بھی کچھ عرصہ نے بنایا جس میں ہم نے کوشش کی کے سلسلہ میں ہمارا پہلا فرہنگی کام لکھتے تھے اور پاکستان بھیجتے تھے۔

ضرورت تھی کہ باب قضا و قضاوت کے شہید بہشتیؒ ایک مدرسہ کھولا جو یونیورسٹی تقسیم ہوتا تھا ایک قضائی جس میں کالجوں میں تربیتی کورسز کریں، اس

وقت ہم ان اساتذہ کے ساتھ منسلک تھے جن میں آیت اللہ مومن جو اس وقت بھی موجود ہیں یہ اس وقت بھی عدلیہ کے ساتھ منسلک تھے، اور شہید قدوسیؒ کے ساتھ انقلاب سے پہلے بھی ہمارے روابط تھے اور وہ اس وقت مدرسہ حقانی کے پرنسپل تھے ہمارا انکے ساتھ آنا جانا تھا اور کچھ عدلیہ کے امور انکے سپرد بھی تھے پھر ہم نے ان اساتذہ کے ساتھ کافی نشستیں کی کہ انقلاب کیلیے کیا خدمات انجام دے سکتے ہیں تو یہ بات طے ہوئی کہ کچھ لوگ اس مدرسہ میں جائیں اور دورہ کو دیکھے اسوقت یہ دورہ ایک سال کا ہوا کرتا تھا اس کے بعد باقاعدہ اعلان ہوا کہ جو طالب علم رسائل و مکاسب و کفایہ پڑھ چکا ہے اور کچھ عرصہ درس خارج میں بھی رہ چکا ہو تو وہ اس دورہ میں شریک ہونے کیلئے داخلہ کرائے تو سات سو طالب علموں نے شرکت کی جس میں رسائل و مکاسب کے علاوہ نہج البلاغہ تاریخ و تفسیر بھی شامل تھے ہم نے بھی اپنے اساتذہ کے مشورہ پر اس میں شرکت کی اس وقت سات آٹھ سو طلاب میں سے 61 طالبعلم پاس ہوے جن میں سے میں بھی تھا، پھر ان 61 افراد کا شفاہی امتحان ہوا جس میں سے 42 افراد منتخب ہوے ان افراد میں میں بھی شامل تھا، ایک سال کا دورہ قضائی دیکھا اس دورہ کے اساتذہ میں آیت اللہ مشکینیؒ فقہ قضا پڑھا رہے تھے آیت اللہ جواد آملی آیات قرآن جو کہ حدود کے بارے میں تھا پڑھا رہے تھے آیت اللہ آذری قمی قضا کا درس دیتے تھے، اور آیت اللہ موسوی تبریزیؒ امام خمینیؒ کی کتاب تحریر الوسیلہ سے معاملات کا درس خارج دیتے تھے اس دورہ کے دوران میرا نقطہ نظر یہ نہ تھا کہ قاضی بنوں میں نے اساتذہ کے مشوروں کو دیکھا اور اساتذہ نے مجبور کیا آپ حتما یہاں خدمات انجام دیں اور امام خمینیؒ کا فتوی ہے جو لوگ خدمت کر سکتے ہیں اور وہ خدمت نہ کریں ان کیلئے جائز نہیں ہے تو مدرسہ قضائی سے فارغ ہو کر جب ہم قضاوت کے مقدماتی امور دیکھنے کیلئے تہران گے تو اسی رات ہی حزب جمہوری میں دھما کہ ہوا جس میں شہید بہشتیؒ اور 72 افراد شہید ہوے حالانکہ طے یہ تھا کہ اگلے دن شہید بہشتی ہمیں درس دینے کیلئے تشریف لائینگے، اس رات آیت اللہ شہید قدوسیؒ جنھوں نے حزب جمہوری کی میٹنگ میں شریک ہونا تھا ہماری وجہ سے ہمارے ساتھ رات دو بجے تک بیٹھے رہے اور جب وہ یہاں سے جانا چاہتے تھے تو حزب جمہوری حادثے کا شکار ہو چکا تھا اس کے بعد ہمیں تقسیم کیا گیا قضاوت کے سلسلہ میں مقدماتی امور کو دیکھنے کے لئے مختلف علاقوں میں بھیجا گیا، مجھے صوبہ خراسان میں بھیجا گیا دو مہینے میں وہاں رہا تربت حیدریہ گناپادر طوس، طبس جب میں وہاں سے واپس آیا تو منصرف ہو گیا میں نے دیکھا قضاوت کا کام بہت مشکل ہے میں اس میں وارد بھی ہونا چاہتا تھا اور میں نے رجوع بھی نہیں کیا ایک دن آیت اللہ مومن نے مجھے راستے میں دیکھا اور بلا کر کہا یہ آپ کی شرعی ذمہ داری ہے، انہوں نے مجھے نصیحت کی اور فرمایا، یہاں ہمیں بہت ضرورت ہے آپ جائیں انہوں نے مجھے مجبور کیا اور بامر مجبوری میں عدلیہ واپس آ گیا۔

**سوال: عدلیہ میں جو آپ کے مراحل رہے اس سلسلہ میں وضاحت فرمائیے؟**

جواب۔ عدلیہ میں جو میں نے وقت گزارا اور جب کام کرتا تھا تو اس میں بہت زیادہ مشکلات تھی میں نے بچوں کو وصیت کی تھی کہ کوئی بھی اس میں وارد نہ ہو عدلیہ میں لوگوں کا مال ناموس وغیرہ یہ سب کا سب عدلیہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے تھوڑی سی لغزش ہو جائے تو حق الناس میں شامل ہے اس وقت میری عدلیہ کی سروس 37 کی ہے عدلیہ کے پہلے 10، 15 سال بہت زیادہ سخت اور خطرناک تھے اس وجہ سے کہ انقلاب کے فورا بعد منافقین اور مخالفین بہت زیادہ دہشتگردی پھیلا رہے تھے ہر روز جگہ جگہ بمب رکھنا لوگوں کا قتل عام کرنا اس وقت صحیح معنوں میں عدالتوں میں جج بہت کم تھے اور ساتھ کام کرنے والے لوگ بھی کم تھے، میرے علاوہ کچھ لوگ اور بھی تھے کہ جو 24 گھنٹوں میں سے 17 گھنٹے کام کیا کرتے تھے، اور چار پانچ گھنٹے آرام کرتے تھے، میں اس وقت تین صوبوں کا جج تھا انقلاب کے بعد جو نہی عدالتیں وجود میں آئی تھی، جنہیں دادگاہ انقلاب کا نام دیا گیا تھا جس میں بڑے بڑے کیس حل کیے جاتے لیکن میں نے امن و آمان کو بحال کرنا اور جتنے بھی سخت کیسز ہوتے تھے اس عدالت میں وہ مجھے دے دیے جاتے، جس طرح انسداد دہشتگردی کی خصوصی عدالت ایک ہی وقت میں صوبہ ہمدان کا کچھ حصہ میرے پاس تھا صوبہ خوزستان اراک اور صوبہ لرستان کے اکثر حصے میرے پاس تھے، خرم آباد بروجرد الیگودز کہ جس میں حقیقتا چار پانچ افراد کی ضرورت تھی، لیکن میں ان میں اکیلا تھا باقی صوبہ بھی میرے پاس تھے صبح کی نماز سے لیکر ظھر کی نماز تک مصروف رہتا پھر نماز کے بعد کھانا کھانے کے بعد دوبارہ

مصروف ہوجاتا یہاں تک کہ نماز مغرب کا وقت ہوجاتا نماز مغرب کے وقفہ کے بعد اور کھانا کھانے کے بعد پھر رات بارہ بجے تک مصروف رہتا تین شیفٹوں میں کام کرتا تھا، یہ سلسلہ تقریبا 10 سے 15 سال تک جاری رہا ان علاقہ جات میں سے صوبہ خوزستان سب سے بڑا تھا جس میں ہماری بارہ تیرہ عدالتیں واقع تھیں، سارا صوبہ میرے ہاتھ میں تھا اس کے بعد قم المقدس میں مجھے بھیجا گیا جس میں تقریبا 25 سال کا طویل عرصہ گزارا اس شہر میں کوئی بھی شخص اتنی سروس نہیں کر سکا تھا بہر حال پہلے دس پندرہ سال بہت مشکل سے گزرے تھے۔

**سوال: قضاوت کے دوران اعلی سیاسی و مذہبی شخصیات کے ساتھ آپ کے روابط اور تعلقات جیسے امام خمینیؒ ورہبر انقلاب؟**

انقلاب کے بعد جو بھی اہم شخصیات رہی ہیں سب کے ساتھ ہمارے تعلقات و روابط رہے ہیں یہاں تک کہ امام خمینیؒ کی خدمت میں بھی کئی بار حاضری دی، ان کے علاوہ شہید بہشتی اگر چہ وہ کم عرصہ رہے ہیں، ان سے بھی ہم نے دو تین ملاقاتیں کی ہیں جب مدرسہ عالی قضائی میں تھے، انہوں نے ہی اسکی بنیاد رکھی تھی۔ شہید باہنر سے بہت زیادہ ملاقات ہوتی تھی، آپ اس طرح سمجھ لیں کہ اگر انسان کسی کام میں ہوتا ہے تو اس سے منسلک جو بھی افراد ہوتے ہیں ان کے ساتھ روابط ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ آمد و رفت ہوتی رہتی تھی، سب بزرگان سے ہمارے روابط ہوتے تھے حتی رہبر معظم حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ جب صدر تھے اس وقت سے ہمارے روابط تھے، اور آنا جانا تھا جب میں خرم آباد میں جج تھا تو رہبر معظم صدارتی دورہ پر وہاں تشریف لائے تھے، جب جانے لگے تو انہیں کے ساتھ میرا تہران جانا ہوا اور ان کے علاوہ چیف جسٹس آیت اللہ موسوی اردبیلی کے ساتھ ہمارے روابط تھے اور اسی طرح آیت اللہ یزدی اور آیت اللہ شاہرودی کے ساتھ بھی ہمارے گہرے تعلقات تھے، اس قضاوت کے دوران جو ایک نکتہ قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ اب جو اس وقت ایران میں امن و

آمان بحال ہے ہمارے شعبہ میں عدلیہ صحیح معنی میں حاکم تھی ایسا نہیں تھا کہ کسی ایک پارٹی کی طرف کہا جاتا ہے کہ یہ صدر کی طرف سے حکم ہے یہ کام ایسے ہوجائے۔

میں یہاں پر ایک اہم واقعہ ذکر کرنا چاہوگا، میں جب صوبہ لرستان کا جج تھا تو اسی کے شہر بروجرد میں ایک گھرانہ ایسا تھا جو کہ دہشتگردی میں ملوث تھا، یعنی انکا دہشتگرد لوگوں کے ساتھ رابطہ تھا اور انکا ایک آدمی عدلیہ میں گرفتار تھا تو اس سلسلہ میں ایک دفعہ مجھے فون آیا آیت اللہ صانعی کا جو کہ اس وقت عدلیہ میں دادستان کل کشور تھے تو فرمایا اس آدمی کے بارے میں جس کو ہم نے گرفتار کیا ہوا تھا اور اس کا کیس میرے پاس عدالت میں چل رہا تھا آیت اللہ صانعی کو دفتر امام خمینیؒ سے فون کیا تھا کہا اس کیس کو ملاحظہ کے ساتھ دیکھے گا تو کچھ مدت بعد میں نے آیت اللہ صانعی کو فون کیا کہ اس شخص کے بارے کیا کرنا ہے تو آیت اللہ صانعی نے مجھے فرمایا میں آپ کو فون کرکے بتاتا ہوں پھر آپ نے فون کرکے فرمایا یہ شخص جو گرفتار ہے آپ کے پاس امام خمینیؒ کے صاحبزادے آقا احمد خمینی کی بیگم کے رشتہ داروں میں سے ہے لیکن امام خمینیؒ نے فرمایا ہے اگر قانونی چارہ جوئی کے ذریعے اسکی کوئی مدد ہوسکتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس عنوان سے کہ وہ ہمارا رشتہ دار ہے یا ہمارے ساتھ منسلک ہے آپ کوئی رعایت نہ کریں، یہ ہمارے لیے ایک مہم نکتہ تھا کہ امام خمینیؒ نے کسی بھی اپنے رشتے دار کی سفارش نہیں کی بلکہ فرمایا عدالت دستور جاری کرے۔

**سوال: سنا گیا ہے کہ آپ عدلیہ سے تنخواہ نہیں لیتے تھے؟**

جواب: جب ہم عدلیہ میں گیا اس وقت حکومت کے پاس فنڈ نہیں تھا جنگ مسلط تھی ملک کے اخراجات زیادہ تھے پھر حقیقت بھی یہ تھی کہ میں اور جو لوگ عدلیہ میں گے ایک شغل کے طور پر نہیں گے بلکہ ہمارا قصد قربۃ الی اللہ کام کرنے کیلیے گے کئی مہینے ہم نے کام کیا کسی نے نہں پوچھا کہ اسکی تنخواہ ہے یا نہیں اور ہم نے متعقلہ ادارے سے بھی رجوع نہیں کیا جو تنخواہ دینے والے تھے صرف میں نہیں ہمارے سبھی ساتھی کہ جو کام کر رہے تھے کہ اس کے بدلے میں ہم نے کچھ نہیں لینا اسکو بھی ہم ایک حوزوی کام سمجھتے تھے۔

**سوال: عدلیہ کے حوالے اسے آخری سوال یہ ہے کہ عدلیہ کے اس 27 سال عرصے میں آپ کے ذہن میں کوئی اہم نکتہ جس کو آپ بیان کرنا چاہے؟**

جب ہم عدلیہ میں گیا اس کا فائدہ جو ہمیں ہوا وہ یہ تھا کہ ہم نے قریب سے دیکھا جس طرح صحیح معنوں میں عدالت ہے جس شعبہ میں ہم نے کام کیا وہ جمہوری اسلامیہ ایران میں اجرا ہوتی ہے یہ ایک صحیح عدلیہ ہے اس وجہ سے اسکا اجرا ہوا ہے یہاں تک کے بڑی بڑی شخصیات کے ساتھ جو افراد منسلک تھے وہ بھی عدلیہ میں گرفتار ہوے، اور انکو سزا ملی، بڑی سطح سے لیکر چھوٹی سطح تک کسی نے عدلیہ میں مداخلت نہں کی بلکہ اسی عدالت میں ہمارے سب سے بڑے جج ہمارے استاد آیت اللہ محمدی گیلانی تھے انکے بیٹے بھی اس کاموں میں ملوث تھا ان کے بیٹے کو عدلیہ نے سزا دی یا مارے گئے انہوں نے باوجود جج ہونے کے اپنے بیٹوں کیلیے کوئی اقدام نہیں کیا یہ جمہوری اسلامی کی سب سے بڑی بات اور خصوصیت یہ ہے کہ جس میں کسی کی بھی اس طرح سفارش کی جائے اور وہ سزا کا مستحق ہو اور بچ جائے کہ ایک عام آدمی کے بیٹے کو سزا ملے اور ایک شخصیت کا بیٹا سزا سے بچ جاے ایسا کام میرے علم میں نہیں اس 27 سال کے عرصے میں جو بھی جج کہہ رہا میں کہہ سکتا ہوں کہ ملک کی تیسرے حصہ کا جج رہ چکا ہوں ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا عام لوگوں کو معلوم ہوتا چاہیے ایک تو نام کی اسلامی حکومت ہوتی ہے جیسے پوری دنیا میں ہے اور ایک حقیقی اسلامی حکومت ہے اس کا ایک شعبہ یہیں ہے، جس میں ہم رہ چکے ہیں جس میں حقیقتا سب لوگ برابر ہیں اس میں یہ نہیں تھا کہ اوپر سے آڈر آجاے کہ آپ نے اسکو پکڑنا ہے اور اس کو چھوڑنا ہے۔

**سوال: اب اس ضمن میں یہ سوال ہے آپ کی 27 سالہ سروس میں اس عدلیہ کے دور میں آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہیں بلکہ مطمئن گزارا اور جو میں نے جو فرض بنایا ہے وہ عنداللہ ٹھیک گزارا؟**

جواب: مقصد یہ ہے کہ انسان جس شعبہ میں بھی کام کرتا ہے سو فیصد دعوی کرے کہ میں مصلحین میں سے ہوں جو کچھ میں نے کام کیا ہے اس میں کسی قسم کی غلطی نہں تھی یہ تو مشکل ہے یہ کہنا کہ میں نے سارے کام صحیح کیئے ہیں یہ دعوی نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ میں نے 27 سالہ سروس میں کوشش کی تھی عمدا ایسا کام نہ ہو کہ کسی کو نقصان ہو یا ناجائز فائدہ پہنچے۔

**سوال: آپ کے علاوہ اور بھی پاکستانی فضلا قضاوت میں مصروف تھے جو کہ جلدی چھوڑ کر چلے گئے؟**

جواب: اصل بات یہ ہے کہ علمی اعتبار سے جج بننا آسان ہے لیکن اداری لحاظ سے اسے سنبھالنا بہت مشکل ہے، مدرسہ عالی قضائی کے پہلے دور میں صرف میں تھا جس دور میں جب میں شریک ہوا وہ اضطراری تھا اور اور ایک سال کی مدت بھی تھی لیکن دوسرا دورہ لمبا بھی تھا اور اس دورے میں ہمارے کچھ پاکستانی احباب بھی شامل ہوے، ان حضرات کو عدلیہ میں لے آنے میں میرا ہاتھ تھا تاکہ ان سے بھی استفادہ کیا جا سکے، دوسرے مرحلہ میں علماء جج بنے جن میں سے مولانا حسن رضا غدیری صاحب، جو اس وقت لندن میں ہیں مولانا سید فیاض حسین نقوی جو اس وقت کراچی میں ہیں مولانا امیر حسین حسینی صاحب، مولانا کرامت علی عمرانی صاحب، ان میں سے دو علماء کو زاہدان بھیجا گیا، اور مولانا سید فیاض حسین نقوی ابتداء سے ہی کہا تھا کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر کام کرونگاں، اکیلا نہیں کروں گا، اور یہ حضرات کچھ عرصہ قضاوت کے فرائض انجام دینے کے بعد چلے گے سب سے پہلے مولانا کرامت علی عمرانی صاحب چھوڑ کر گے تھے۔

اس کے بعد مولانا حسن رضا غدیری صاحب پھر مولانا امیر حسین حسینی صاحب جب ہم ان کو اپنے ساتھ ہمدان لے کر آے اس کے بعد مولانا سید فیاض حسین نقوی ہمارے ساتھ کام کرتے رہے اور کافی عرصہ کام کیا تو کراچی جامعہ علمیہ کو جب انکی ضرورت ہوئی تو انہیں کراچی بھیج دیا۔

**سوال: قضاوت کے علاوہ آپکی مذھبی اور دینی سرگرمیاں کیا تھی؟**

جواب: ہم شروع سے ہی جامعہ المنتظر میں رہے اور ہمارا تعلق محسن ملت علامہ سید صفدر حسین نجفیؒ کے ساتھ رہا اور ان سے منسلک تھے جس وقت میں قضاوت میں مصروف تھا تو آپ نے فرمایا میں کراچی میں ایک مدرسہ بنانا چاہتا ہوں اس شرط پر کہ آپ وہاں آ کر اسے سنبھالیں اور پرنسپل کے فرائض انجام دیں ورنہ میں نہیں بناوں گا میں نے ان سے وقت مانگا سوچ و بچار کیلیے۔ جب میں نے سوچ بچار کی تو حقیقتا میں ان کے اس دینی کام میں مانع نہیں ہونا چاہتا تھا تو جواب نفی میں نہیں دیا تاکہ وہ مدرسہ کی تعمیر سے منصرف نہ ہوں اور میں اس دینی کام میں رکاوٹ نہیں بننا چاہتا تھا تو میں نے جواب دیا ٹھیک ہے جب مدرسہ مکمل ہوجاے گا تو میں آجاوگا، آپ نے مدرسہ کی بنیاد رکھی اور مدرسہ دو تین سال میں مکمل ہوگیا تو پھر ہم نے وہاں کیلیے عارضی طور پر مولانا امیر حسین حسینی صاحب کو بھیج دیا تاکہ کام شروع کریں، یہاں قم میں رہتے ہوے ہم نے مدرسہ کی بنیاد رکھنے کی کوشش کی اس سلسلہ میں مرکزی کردار محسن ملت کا تھا انکی معاونت اور مدد سے ایک مکان خریدا گیا پہلے یہ مکان میدان سعیدی کے ساتھ لیا گیا جس میں پاکستانی طلاب رہائش اختیار کریں اس کے بعد اس مدرسہ کی عمارت جو پہلے مولانا حسن رضا غدیری صاحب نے خریدی تھی وہ۔ اس کے پیسے مکمل نہ دے سکے تو محسن ملت نے یہ رقم دے کر یہ مکان مدرسہ کیلیے خرید لیا۔ اس کی عمارت کو ناکافی سمجھتے ہوے ہم نے ساری عمارت کو گرا کر نئی عمارت بنائی۔ قضاوت کے علاوہ ہم دینی اور مذہبی کاموں سے بھی غافل نہں رہے ہم نے فرہنگی کاموں کو آگے بڑھنے کیلیے موسسہ الامام المنتظر عج کی بنیاد رکھی جس میں مذہبی علمی کتب کا ترجمہ تحقیق اور نشر و اشاعت کا کام شروع کیا تو اس سلسلہ میں کافی لوگوں نے ہمارے مدد بھی کی گئی۔ محسن ملت کی مدد سے ہم نے ان امور کو آگے بڑھیا اس کے علاوہ ہماری کوشش رہی کہ پاکستان میں بھی اس سلسلہ میں کام کیا جاے محسن ملت کی خواہش تھی کہ پاکستان میں بھی بڑے شیعہ دینی مراکز کو بنایا جاے جو دینی و دنیوی دونوں لحاظ سے شیعوں کیلیے اہمیت رکھتا ہو آپ کی نظر میں شیعہ مراکز کا قیام اسلام آباد یا اس کے اطراف پر تھا ہماری شیعہ آبادی ہو وہاں پر یونیورسٹی ہو ایک شیعہ شہر آباد ہو اور وہ شیعوں کا مرکز ہو اور فرماتے تھے میں اس سلسلہ میں کوشش کر رہا ہوں اور اس غرض سے کہ دورے اسلام آباد کے بھی کیے اس سلسلہ میں آپ نے کچھ مقدار میں رقم بھی مجھے دی تھی جس سے ہم نے قم میں زمین خرید لی تھی ایک ہزار گز پھر اس زمین کو بیچ کر ہم نے میدان سعیدی والا مکان خریدا اور یہ موجودہ عمارت خریدی اور اسکی تعمیر کروائی محسن ملت کی متعدد گفتگو میں ہم نے یہ اخذ کیا کہ وہ چاہتے تھے اسلام آباد والے سلسلے کو آگے بڑھایا جائے، اور اس سلسلہ میں انہوں نے مجھے رقم بھی دے گے تھے محسن ملت کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو آگے بڑھایا اور جو رقم مجھے دے گے تھے وہ زیادہ نہیں تھی لیکن بنیاد بنا کر گے تھے جس سلسلہ کا میں نے آغاز کیا انکی وفات کے بعد اسلام آباد کے اندر ایک جگہ ہم نے خریدی جو ساٹھ ستر کنال پر مشتمل تھی بارہ کہو کے ساتھ سات آٹھ کیلومیٹر کے فاصلے پر، یہ جگہ اس مقصد کیلیے خریدی گئے جو مشن تھا اسکو پورا کیا جاے لیکن حالات کے بدلنے کے ساتھ کچھ لوگوں نے مشورہ دیا کہ یہ جگہ اس پروجیکٹ چلانے کیلیے مناسب نہیں کیونکہ یہ جگہ آنے جانے کیلیے مناسب نہیں اس کی بجاے کوئی مین جگہ دیکھی جاے جو سڑک کے قریب ہو پھر ہم نے اس جگہ کو بیچ کر ایک اور جگہ لی جو مری روڈ پر تھی 200 کنال خریدی اس وقت انکی یہ خواہش تو پوری ہوچکی ہے اس زمین کا مناسب قیمت میں ملنا موقع ومحل کو دیکھ کر ملنا اس میں ائمہ اطہار کی نظر ہے اب اس کیلیے مناسب نقشہ تیار کروایا ہے اور اس پر کام کرنے کیلیے ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جو وہاں بیٹھ کر کام کرے اس کے ساتھ ہی مومنین کی خواہش پر بارکہو میں دو کنال زمین خرید کر کے مدرسہ بنا دیا، جس کا نام مدینۃ العلم رکھا اب ہم نے مدینۃ العلم کے نام سے ایک ٹرسٹ منظور کروایا ہے جسکو رجسٹر کروالیا گیا ہے، اور جتنے بھی ہم کام کر رہے ہیں ان کا نام مدینۃ العلم ٹرسٹ کے نام سے ہیں، اور دوسرا کام مدارس محسن ملت کے سلسلے میں ہم نے جو کام کیا مدارس میں اضافہ کیا اور اب تک پانچ مدارس کا مدارس محسن ملت میں اضافہ ہوا ہے:

# مراسم تشییع جنازہ علامہ قاضی سید نیاز حسین نقوی

بزرگ عالم دین علامہ قاضی نیاز حسین نقوی کے پیکر کو حرم حضرت فاطمہ معصومہ (س) میں تشییع جنازہ کے بعد قبرستان باغ بہشت قم میں سپرد خاک کردیاگیا

# اذامات العالم ثلم فی الاسلام ثلمۃ لایسد ھاشئ

عالم ربانی، فقیہ اور دین شناس حضرت حجت الاسلام والمسلمین جناب الحاج سید نیاز حسین نقوی رحمت اللہ علیہ کی رحلت ملت اسلامیہ کیلئے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔

مرحوم نے اپنی بابرکت زندگی کو اسلام اور مکتب اہل البیت (ع) کی خدمت میں صرف کردیا۔ ان کی عظیم خدمات اور کاوشوں میں پاکستان سمیت ایران، عراق، ڈنمارک اور اٹلی میں دینی مدارس کا قیام، نیز علمی اور ثقافتی مراکز کا قیام بھی شامل ہے، جس میں امام منتظر ریسرچ اینڈ پبلیکیشنز انسٹی ٹیوٹ اس کی ایک بے نظیر مثال ہے۔ یہ مرکز تفسیر قرآن، تاریخ اور سیرت اہل البیعت اور دینی مدارس کے نصاب تعلیم اور دیگر عنوانات مختلف زبانوں میں فارسی، عربی، اردو اور انگریزی میں نشر کرنے کے ساتھ تالیف، ترجمہ، تحقیق، نشر و اشاعت کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔

مرحوم و مغفور کی دوسری خدمات میں، دینی و مذہبی امور کی انجام دہی کیلئے پاکستان بھر میں مساجد اور امام بارگاہ کی تعمیر بھی شامل ہے اس سلسلے میں اسلامی ثقافت کو عام کرنے اور زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کے لئے انہوں نے ایران، خاص طور پر پاکستان میں اہل بیت (ع) عالمی اسمبلی کے نمائندے کی حیثیت سے اس مجمع سے رابطے میں رہتے ہوئے کام کیا اس کے علاوہ پاکستان کے تمام علاقوں میں حتی کہ دوسرے ممالک میں مبلغ بھیجنا، تعلیمات اہل بیت کے فروغ کیلئے اسلامی میگزین شائع کرانا، فکری اور بیداری نشستوں کا انعقاد، خاص طور پر اہل تشیع کی انفرادی طور پر اور اداروں اور مجلسوں کی شکل میں مالی اعانت شامل ہیں یہ ایک ایسا عمل تھا جس میں مرحوم نے اپنا زیادہ تر وقت صرف کردیا۔

الحمداللہ ! پاکستان اور دوسرے ممالک میں بہت ہی شاندار نتائج برآمد ہوئے ہیں اور اس عظیم انسان کی باقیات اور صالحات کے عنوان سے باقی رہ گئے۔

شیعوں اور سنیوں کے مابین حقیقی اور عملی وحدت و کیلئے مرحوم نے مختلف فرقوں کے علماء اور شخصیات کے ساتھ وفاق المدارس اور ملی یکجہتی کونسل کی شکل میں مؤثر اور عملی اقدامات اٹھائے، جس میں دیگر فرقوں کی اکثریت کے باوجود سنیوں اور شیعوں کے تمام فرقوں کے ساتھ وفاق المدارس بھی شامل ہے۔ تاہم، ان کی حیثیت اور شخصیت کو ملحوظ خاطر رکھ کر کئی سالوں سے ملی یکجہتی کونسل کے نائب صدر رہے، یہ کونسل ان سے خوش تھی۔ مرحوم نے اس بات کو منوایا کہ ملی یکجہتی کونسل کے نائب صدر ہمیشہ شیعہ علماء سے منتخب ہوں گے۔

انھوں نے دوطرفہ اور کثیر الجہتی ملاقاتیں کیں اور دوسرے فرقوں کے فورمز اور اسمبلیوں میں بھی حصہ لیا۔ اہل تشیع کی دینی اور مذہبی سچائیوں کے اظہار میں جرات مندانہ اقدامات اٹھائے۔

عمومی اور خصوصی طور پر دوسرے مذاہب کے بڑے علماء کے ساتھ دوستی اور وابستگی کے باوجود اعلی عہدے داروں اور معززین کے ساتھ سرکاری ملاقاتوں سمیت فوجی میٹنگوں میں بھی شریک ہوتے تھے۔ اس دوران کبھی بھی مذہب کے اصولوں اور اعتقادات سے غافل اور قاصر نہیں ہوئے اور مذہبی انتشار اور شدت پسندی کے سرسخت مخالف تھے۔ انہی بے نظیر خصوصیات کی بنا پر مرحوم کو تمام شیعوں اور سنیوں میں ایک خاص مقام کے حامل تھے جہاں بھی وحدت و اتحاد کے میدان میں پھوٹ پڑتی تو سید نیاز حسین نقوی کا نام زبان زد عام و خاص ہوتا تھا اور آپ ان مسائل و مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

اس سلسلے میں آپ کا مجمع جہانی برائے تقریب مذاہب اسلامی کے ساتھ گہرا تعلق تھا اور اس مجمع کے سالانہ اجلاس میں ہمیشہ شریک ہوتے تھے۔

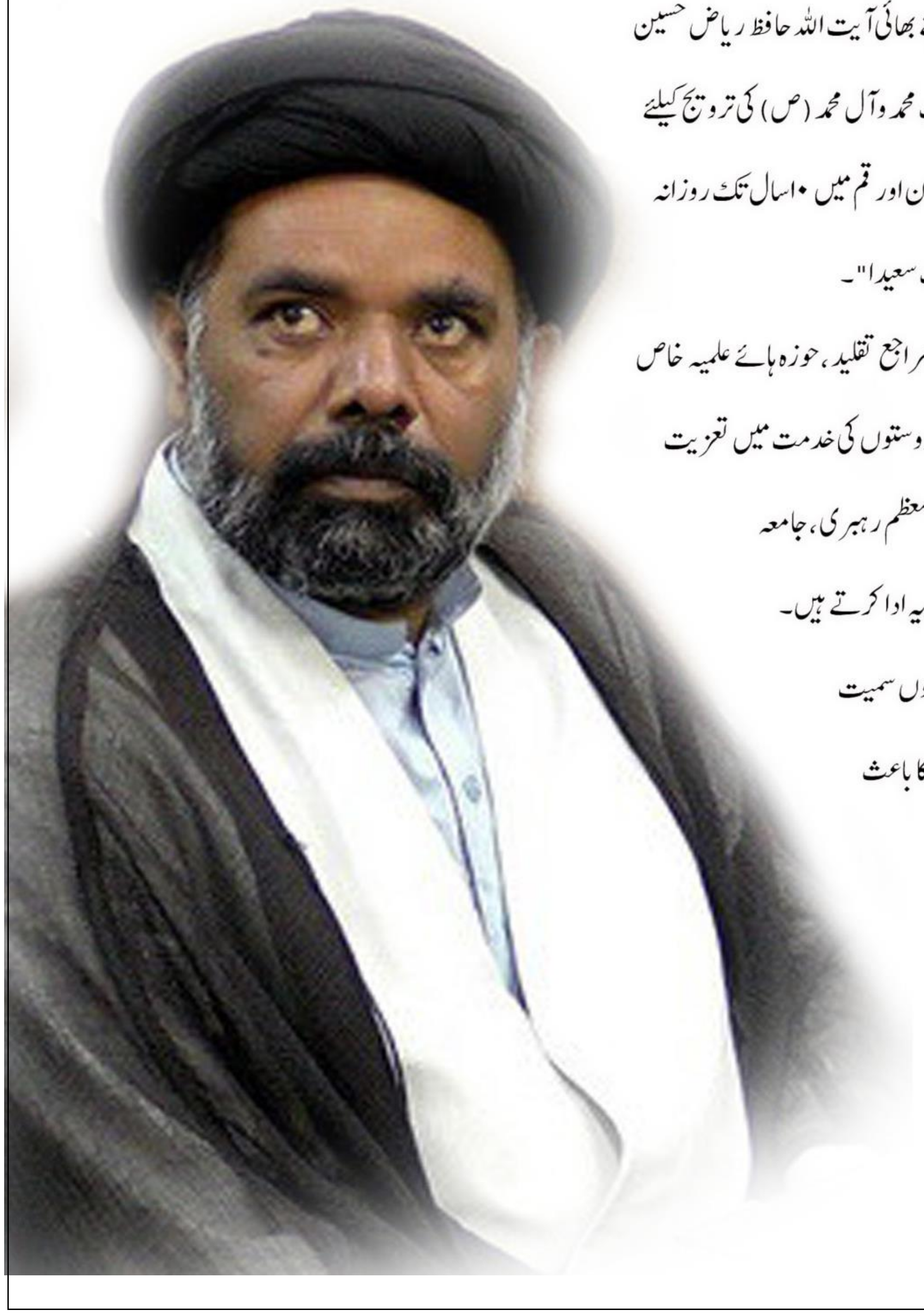

ایک اور قابل ذکر اور عمدہ کاوش جو انہوں نے ۲۹ سال انقلاب اسلامی کی عدلیہ کے ساتھ تعاون کرنے کے بعد اپنے بھائی آیت اللہ حافظ ریاض حسین نقوی نجفی کی سربراہی میں بہت ہی قدیمی دینی ادراہ حوزہ علمیہ جامعہ المنتظر لاہور سے وابستہ دنیا بھر میں تعلیمات محمد وآل محمد (ص) کی ترویج کیلئے انجام دینے والی خدمات اور قیادت ہے۔ انقلاب اسلامی ایران کی عدالتوں صوبہ لرستان، ہمدان، مرکزی، خوزستان اور قم میں ۱۰ سال تک روزانہ ۱۷ گھنٹے کی ایمانداری اور ذمہ دارانہ خدمات بھی مرحوم کی نمایاں کارکردگی میں شامل ہیں۔ " عاش سعیدا و مات سعیدا"۔

آخر میں، ان کی المناک رحلت اور نقصان پر رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای، مراجع تقلید، حوزہ ہائے علمیہ خاص کر ان کے بھائی اور مربی آیت اللہ سید حافظ ریاض حسین نقوی نجفی دامت برکاتہ اور علماء کرام، ان کے عدلیہ کے دوستوں کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہوئے مرحوم کی وفات پر تعزیتی پیغام ارسال کرنے والے قم و نجف کے مراجع عظام تقلید، دفتر مقام معظم رہبری، جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم، حوزہ ہائے علمیہ ایران کے سربراہ اور عدلیہ کے سربراہوں سمیت دیگر تمام شخصیات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ، پاکستان اور دوسرے اسلامی و یورپی ممالک، امریکہ، تمام علمی مراکز، دینی مدارس اور تمام ثقافتی اداروں سمیت شیعہ سنی عظیم علمائے کرام، جنہوں نے اظہار تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور مرحوم و مغفور کی روح کی تسکین کا باعث بنے اور وہ طلاب و علماء جنہوں نے تشییع جنازہ میں شرکت کی اور لواحقین کو دلاسہ دیا ان سب کا بھی خالصانہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ
سید محمد حسن نقوی فرزند مرحوم
سربراہ مدرسہ و امام المنتظر فاؤنڈیشن (قم)